91

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 2-دسمبر 2013

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

آڈٹ رپورٹس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

(i) مدبندی حسابات و مدبندی حسابات (جنگلات) آڈٹ رپورٹس، فنانشل سٹیٹمنٹس اور پراجیکٹ آڈٹ رپورٹس کے موضوع پر حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ

1۔ حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر مدبندی حسابات محکمہ جنگلات برائے سال 09-2008

ایک وزیر حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر مدبندی حسابات محکمہ جنگلات برائے سال 09-2008 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ حکومت پنجاب کی مالیاتی سٹیٹمنٹس برائے سال 10-2009

ایک وزیر حکومت پنجاب کی مالیاتی سٹیٹمنٹس برائے سال 10-2009 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر مدبندی حسابات برائے سال 11-2010

ایک وزیر حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر مدبندی حسابات برائے سال 11-2010 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ تونسہ بیراج ایمرجنسی بحالی وحدت پراجیکٹ،آئی اینڈپی ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 11-2010

ایک وزیر تونسہ بیراج ایمرجنسی بحالی وحدت پراجیکٹ آئی اینڈپی ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 11-2010ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

92

5۔ محکمہ (ورکس) سی اینڈڈبلیو،ایچ یوڈی اینڈپی ایچ ای،آئی اینڈپی اورپی اینڈڈی حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس

پر برائے آڈٹ رپورٹس سال 12-2011

ایک وزیر محکمہ (ورکس) سی اینڈڈبلیو،ایچ یوڈی اینڈپی ایچ ای،آئی اینڈپی اورپی اینڈڈی حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹس برائے سال 12-2011ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

6۔ کمرشل آڈٹ اینڈ ایوالیویشن (پبلک سیکٹر انٹرپرائزز)حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے سال 12-2011

ایک وزیر کمرشل آڈٹ اینڈ ایوالیویشن (پبلک سیکٹر انٹرپرائزز)حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے سال 12-2011ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

7۔ خشک سالی بحالی معاونتی پروگرام پراجیکٹ (DRAPP)پنجاب،حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے سال 11-2010

ایک وزیر خشک سالی بحالی معاونتی پروگرام پراجیکٹ (DRAPP)پنجاب،حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے سال 11-2010ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(ii)مالیاتی سٹیٹمنٹس برائے مالی سال 11-2010حکومت

پنجاب

کے اکاؤنٹس پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ

8۔ حکومت پنجاب کے مالیاتی گوشوارے برائے سال 11-2010

ایک وزیر حکومت پنجاب کے مالیاتی گوشوارے برائے سال 11-2010ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(iii)مدبندی حسابات،مدبندی حسابات (محکمہ جنگلات) مالیاتی سٹیٹمنٹس، سپیشل آڈٹ

رپورٹ،
سٹڈی رپورٹس اور پراجیکٹ آڈٹ رپورٹس کے موضوع پر حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس
پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹس

9۔ حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر مد بندی حسابات برائے سال 12-2011

ایک وزیر حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر مد بندی حسابات برائے سال 12-2011 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

10۔ حکومت پنجاب کی مالیاتی سٹیٹمنٹس برائے سال 12-2011

ایک وزیر حکومت پنجاب کی مالیاتی سٹیٹمنٹس برائے سال 12-2011 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

11۔ حکومت پنجاب (ورکس ڈیپارٹمنٹ) کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے سال 2012-13

ایک وزیر حکومت پنجاب (ورکس ڈیپارٹمنٹ) کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے سال 2012-13 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

93

12۔ انصاف تک رسائی پروگرام (سول ورکس اینڈ سافٹ ریفارمز کمپونینٹس) محکمہ جات سی اینڈ ڈبلیو، داخلہ، قانون و پارلیمانی امور اینڈ پبلک پراسیکیوشن کی سپیشل آڈٹ رپورٹ

ایک وزیر انصاف تک رسائی پروگرام (سول ورکس اینڈ سافٹ ریفارمز کمپونینٹس) محکمہ جات سی اینڈ ڈبلیو، داخلہ، قانون و پارلیمانی امور اینڈ پبلک پراسیکیوشن کی سپیشل آڈٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

13۔ ڈومیلی ڈیم ضلع جہلم کی تعمیر پر آئی اینڈ پی ڈیپارٹمنٹ کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ

ایک وزیر ڈومیلی ڈیم ضلع جہلم کی تعمیر پر آئی اینڈ پی ڈیپارٹمنٹ کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

14۔ ڈھارابی ڈیم، ضلع چکوال کی تعمیر پر آئی اینڈ پی ڈیپارٹمنٹ کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ

ایک وزیر ڈھارابی ڈیم، ضلع چکوال کی تعمیر پر آئی اینڈ پی ڈیپارٹمنٹ کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

15۔ روٹ پرمٹس کے اجراء اور تجدید کے ضمن میں محکمہ ٹرانسپورٹ، حکومت پنجاب کی سٹڈی رپورٹ برائے سال 10-2009

ایک وزیر روٹ پرمٹس کے اجراء اور تجدید کے ضمن میں محکمہ ٹرانسپورٹ ،حکومت پنجاب کی سٹڈی رپورٹ برائے سال10-2009ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

16۔ حکومت پنجاب (محکمہ جنگلات) کے اکاؤنٹس پر مدبندی حسابات برائے سال12-2011

ایک وزیر حکومت پنجاب (محکمہ جنگلات) کے اکاؤنٹس پر مدبندی حسابات برائے سال 12-2011 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

17۔ حکومت پنجاب کی ریونیو وصولی کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹس برائے سال13-2012

ایک وزیر حکومت پنجاب کی ریونیو وصولی کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹس برائے سال 13-2012 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

18۔ حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے سال13-2012

ایک وزیر حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے سال13-2012ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

19۔ پبلک سیکٹر انٹرپرائزز حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے سال13-2012 (کمرشل آڈٹ اینڈ ایویلیوایشن)

ایک وزیر پبلک سیکٹر انٹرپرائزز حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے سال13-2012 (کمرشل آڈٹ اینڈ ایویلیوایشن)ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

94

(بی) دیگر رپورٹس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال2011

ایک وزیر پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال2011ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال2011

ایک وزیر محتسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال2011ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(سی) عام بحث

پرائس کنٹرول پر عام بحث

95

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

سوموار،2۔دسمبر2013

(یوم الاثنین،27۔محرم الحرام1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں شام4بج کر25منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِO

وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ
اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۳۳﴾
وَلَا تَسۡتَوِى الۡحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدۡفَعۡ بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ
فَاِذَا الَّذِىۡ بَيۡنَكَ وَبَيۡنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِىٌّ حَمِيۡمٌ ﴿۳۴﴾
وَمَا يُلَقّٰٮهَاۤ اِلَّا الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡا ۚ وَمَا يُلَقّٰٮهَاۤ اِلَّا ذُوۡ حَظٍّ
عَظِيۡمٍ ﴿۳۵﴾

سُوۡرَةُ حٰمٓ السجدة آیات 33تا 35

اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں(33)اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو(ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمھارا گرم جوش دوست ہے(34)اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں اور ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں(35)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے خاصہ خاصانِ رُسل وقت دُعا ہے
اُمت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے
جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے
اُس دین میں تفرقہ اب آ کے پڑا ہے
جو دین کہ ہمدردِ بنی نوع بشر تھا
اب جنگ و جدل چاروں طرف اس میں بپا ہے

حلف

نو منتخب خاتون ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرے علم میں آیا ہے کہ ایک نو منتخب ممبر محترمہ شمعونہ بادشاہ قیصرانی حلف اُٹھانے کے لئے چیمبر میں موجود ہیں۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ حلف اُٹھانے کے لئے اپنی نشست کے سامنے کھڑی ہو جائیں اور حلف اُٹھائیں اس کے بعد حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب معزز ممبر محترمہ شمعونہ بادشاہ قیصرانی پی پی۔240 نے حلف لیا اور حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

آپ کو مبارک ہو۔

محترمہ شمعونہ بادشاہ قیصرانی: شکریہ

جناب سپیکر: اِدھر سے تو انہوں نے ڈیسک بجائے ہیں، آپ کو کیا ہوتا ہے یہ تو مجھے بتائیں؟ ایک معزز ممبر ایوان کا ممبر بنتا ہے تو کم از کم اس کی آمد پر آپ خوش تو ہوں۔ محترمہ شمعونہ بادشاہ قیصرانی صاحبہ آپ کچھ بولنا چاہیں یا کسی کا شکریہ ادا کرنا چاہیں تو کر سکتی ہیں لیکن ایوان کے تقدس کو سامنے رکھئے گا۔

محترمہ شمعونہ بادشاہ قیصرانی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں اپنے پارٹی قائدین کی بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھ پر اعتماد کا اظہار کیا اور مجھے ٹکٹ دیا اور آپ سب کا شکریہ کہ آپ سب نے میری اتنی حوصلہ افزائی کی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دُعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی پارٹی کی تمام پالیسیوں پر عمل کرتے ہوئے اپنے ملک اور اپنے حلقے کی عوام کی خدمت کا جذبہ دے۔ انشاء اللہ میں اپنے ہر عمل، ہر قدم سے مثبت اور تعمیری کردار ادا کروں گی۔

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: شاباش، زندہ باد، مہربانی۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔ میاں نصیر احمد صاحب!۔۔۔

MRS AYESHA JAVED: Mr. Speaker! On his behalf.

(معزز ممبر نے میاں نصیر احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

MRS AYESHA JAVED: Mr. Speaker! Question No. 104. Question and answer both be taken as read.

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی طرف سے نصابی کتب کی تیاری ودیگر تفصیلات

*104: میاں نصیر احمد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کون کون سی جماعت کے لئے کتابیں تیار کرواتا ہے ہر کلاس کے مطابق تفصیل ایوان میں فراہم کی جائے؟

(ب) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کتنے سال کے بعد سلیبس کو دوبارہ مرتب کرتا ہے؟

(ج) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے پانچویں، آٹھویں اور میٹرک کی کلاسوں کے لئے آخری مرتبہ سلیبس میں کب ردوبدل کیا، اس سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں ریسرچ کے لئے کوئی ڈیپارٹمنٹ موجود ہے اور نصابی کتب کے لئے ریسرچ کام کر رہے ہیں؟

(ہ) اگر جز(د) کا جواب اثبات میں ہے تو اس ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے کون سے ریسرچ کام کر رہے ہیں، ان کے نام اور تجربہ سے متعلق تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) صوبہ پنجاب میں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ پہلی سے بارہویں جماعت کی تمام کتابیں تیار کرواتا ہے۔ ہر کلاس کے مطابق کتابوں کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نصاب مرتب نہیں کرتا تاہم اٹھارہویں ترمیم سے قبل نصاب کی تیاری 1976 کے وفاقی ایکٹ کے تحت وفاقی وزارت تعلیم کے دائرہ کار میں شامل تھی۔ اٹھارہویں ترمیم کے بعد اب نئے نصاب کی تیاری کی ذمہ داری پنجاب کریکولم اتھارٹی کے دائرہ کار میں شامل ہے۔ ابھی پچھلے قومی نصاب پر مرحلہ وار عملدرآمد جاری ہے۔ صوبہ پنجاب، پنجاب کریکولم اتھارٹی کے توسط سے نیا نصاب مرتب کرے گا۔

(ج) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ سلیبس تیار نہیں کرتا البتہ پانچویں، آٹھویں اور میٹرک کی کلاسوں کے لئے آخری مرتبہ سلیبس میں ردوبدل وفاقی وزارت تعلیم اسلام آباد نے 2006 میں کیا تھا۔

(د) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں ریسرچ کے لئے کوئی ڈیپارٹمنٹ موجود ہے اور نہ ہی کوئی ملازم تحقیق سے متعلق کوئی کام کر رہا ہے۔

(ہ) جواب جز (د) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میرا وزیر موصوف سے چھوٹا سا ضمنی سوال ہے کہ یہ جز (ب) میں یہ کہہ رہے ہیں کہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نصاب مرتب نہیں کرتا اور اٹھارہویں ترمیم کے بعد نصاب کی تیاری کی ذمہ داری صوبوں کو منتقل ہو چکی ہے۔ میرا یہ سوال ہے کہ اس میں اب تک کتنی پیشرفت ہوئی ہے اور جو کریکولم ریگولیٹری اتھارٹی ہے کیا اس کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے یا لایا جا رہا ہے؟

MR SPEAKER: Order please. Order in the House.

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں کریکولم اتھارٹی کا ذکر کیا گیا ہے۔ 2011 میں after devolution اسی اسمبلی، اسی معزز ایوان نے پنجاب کریکولم اتھارٹی کا قانون پاس کیا تھا۔ اس کا قیام عمل میں آ چکا ہے اور وہ اس وقت سلیبس پر کام کر رہی ہے، یہ پہلی کریکولم اتھارٹی ہے جو کسی بھی صوبے نے قائم کی تھی، پنجاب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ سب سے پہلی کریکولم اتھارٹی پنجاب میں قائم ہوئی اور نصاب پر کام شروع ہوا وہ اپنی تجاویز مرتب کر کے اگلے تین سے چار مہینے میں سلیبس فائنل کر دے گی۔

MR SPEAKER: Further supplementary question?

MRS AYESHA JAVED: Yes another supplementary question. Thank you Minister Sahib!

میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو ریگولیٹری اتھارٹی بنائی گئی ہے کیا یہ research facilities بھی دیتی ہے کیونکہ اس وقت ہمارے پاس curriculum میں کہیں research facilities موجود نہیں ہیں اور سوال کے جواب میں بھی کہا گیا ہے کہ ریسرچ کے لئے کوئی ڈیپارٹمنٹ موجود نہیں ہے۔ ریسرچ کی غیر موجودگی میں نصاب ترتیب دینا بہت مشکل ہے تو کیا حکومت آئندہ آنے والے وقت میں کوئی ایسا پروگرام رکھتی ہے کہ کریکولم کی مد میں بھی research facilities رکھی جائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب والا! میرے خیال میں کوئی بھی ادارہ جب تک اس پر proper research نہ کرتا ہو وہ کام نہیں کر سکتا۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے قوانین کو اگر دیکھیں تو وہ بھی Curriculum Authority سے ملتے جلتے ہیں لیکن ریسرچ کا factor اس میں missing تھا Curriculum Authority نے جب سلیبس بنانا ہے تو وہ ریسرچ کے بغیر بن ہی نہیں سکتا اس لئے اس میں proper research رکھی گئی ہے اور ریسرچ کے بعد ہی نیا سلیبس formulate ہوگا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب والا! اگر اجازت ہو تو میں کچھ عرض کروں۔

جناب سپیکر: جس طرف کا سوال ہو ان کا زیادہ حق بنتا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا پہلا سوال یہ ہے کہ جز(ب) کے اندر۔۔۔

جناب سپیکر: جو بھی آپ نے سوال کرنا ہے یہ آخری سوال ہوگا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب والا! میں دو چھوٹے چھوٹے سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، صرف ایک سوال۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب والا! اگر ایک ہی سوال کرنا ہے تو پھر میرا سوال یہ ہے کہ ابھی وزیر موصوف نے خود فرمایا ہے کہ 2011 میں Curriculum Authority بنا دی گئی تھی اس کو بنے ہوئے تقریباً پونے دو، تین سال کا وقت ہو چلا ہے تو اس اتھارٹی نے ابھی تک کیا کام کیا ہے، 2006 سے

اب تک نصاب revise نہیں ہوا ہے؟ دنیا اتنی تیزی سے ترقی کر رہی ہے اور ہم اپنے بچوں کو پتا نہیں ابھی تک کون سا نصاب پڑھا رہے ہیں اور میں آپ کو بہت ساری چیزیں categorically pin point کر سکتی ہوں ملک میں فرقہ واریت بڑھانے میں اس نصاب کا بھی بہت بڑا ہاتھ ہے اور کتابیں اس وقت پڑھائی جا رہی ہے ان کا بھی ہاتھ ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ 2011 سے اب تک Curriculum Authority کی کیا input ہے اور اس نے آج تک اس پر کیا کام کیا ہے، مہربانی فرما کر وہ بتادیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کو یہ پتا ہونا چاہئے کہ 2011 میں جب اس پر legislation ہوئی، ایوان نے جب یہ بل پاس کیا اور جب یہ بل گورنر صاحب کے پاس گیا تو انہوں نے اس بل کو دوبارہ واپس بھیج دیا تھا پھر اس Curriculum Authority پر چھ مہینے اور لگ گئے تھے۔ اس معزز ایوان نے جب دوبارہ اس کو approve کر کے بھیجا تو 2012 کے اندر یہ approve ہو گیا پھر اس کے بعد اس پر کام شروع ہوا۔ کوئی بھی اتھارٹی دِنوں میں کھڑی نہیں ہو جاتی، محترمہ بھی میرے ساتھ تیسری دفعہ ایم پی اے بنی ہیں ان کو مجھ سے زیادہ Rules and Regulations کا پتا ہے۔ میں یہاں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اتھارٹی کا actual work 2012 میں شروع ہوا اور نئے سلیبس بنانے کے لئے دو سے اڑھائی سال کا عرصہ چاہئے ہوتا ہے۔ ان کو تو 2006 کے سلیبس پر appreciate کرنا چاہئے کہ This is the first Provincial Government جو اس پر کام کر رہی ہے۔ شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب والا! میں نے بڑا categorical سوال کیا تھا اور مجھے Rules بھی معلوم ہیں، میں یہ بھی جانتی ہوں کہ کس طرح سے proceedings چلتی ہیں لیکن میری یہ گزارش ہے کہ میں اگر وزیر موصوف کا جواب صحیح بھی مان لوں تب بھی 2012 سے اب تک ڈیڑھ پونے دو سال بیت چکے ہیں اور میں نے تو بڑا سادہ سا سوال پوچھا ہے کہ مجھے Curriculum Authority کی اب تک کی input بتا دیجئے کہ اس نے ان پونے دو سالوں میں کیا کچھ کیا ہے، اس کے اندر جو لوگ آپ نے appoint کئے ہوئے ہیں ان پر بھی بات کی جا سکتی ہے لیکن فی الحال مجھے Curriculum Authority کی input درکار ہے۔

جناب سپیکر: وہ بھی پوچھ لیتے ہیں، ابھی وزیر موصوف بتاتے ہیں کہ پونے دو سالوں میں اس اتھارٹی نے کیا کارکردگی دکھائی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب والا! میں نے جس طرح پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ابھی تو اتھارٹی کو بنے دو سال بھی نہیں ہوئے۔ دنیا کے کسی بھی خطے میں جس curriculum کو develop کیا جاتا ہے، آپ دنیا کے تمام models اُٹھا کر دیکھ لیں ایک نئے curriculum کو دو سے اڑھائی سال لگ جاتے ہیں اور یہ چونکہ بالکل ایک نیا کام ہو رہا ہے۔ جب ایک دفعہ پہلا curriculum in place ہو جائے گا تو پھر اس کے اندر تبدیلیوں کے لئے تھوڑا ٹائم چاہئے ہوتا ہے لیکن پہلے curriculum کے لئے آپ کو کم از کم اڑھائی سال درکار ہیں اور ابھی تو اس کو ڈیڑھ سال بھی نہیں ہوا۔ بہت شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب والا! میں وزیر موصوف کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں مجھے اس کا categorical جواب چاہئے کہ اس اتھارٹی کی اب تک input کیا ہے؟ وزیر موصوف کی باتوں سے مجھے یہ impression مل رہا ہے کہ زیر وجمع زیرو is equal to zero ہے کیا انہوں نے ابھی تک کچھ بھی نہیں کیا ہے؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: محترمہ کو اب تک کی input بتائی جائے۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں اور وزیر موصوف کی بات سُنیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب والا! میرا خیال ہے کہ ---

جناب سپیکر: آپ output بتا رہے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب والا! اگر معزز ممبر input کا بھی پوچھنا چاہتی ہیں اور output کا بھی پوچھنا چاہتی ہیں تو میں دونوں ہی بتانے کو تیار ہوں۔ اس کے متعلق میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اس کو کم از کم اڑھائی سال لگتے ہیں یہ لوگ ایسے نہیں بیٹھے ہوئے۔ اس وقت اس کا ایک ریسرچ ونگ بنا ہے اس کے علاوہ Curriculum Authority کے اندر جتنے لوگ چاہئے تھے ان کو place کیا گیا۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ پورے پنجاب سے talent کو چن چن کر یہاں پر لایا گیا پھر ٹیکسٹ بک بورڈ اور Curriculum Authority کے جو issues آپس میں موجود تھے اس کو resolve کرنے کے لئے محکمہ تعلیم کے اندر یہ پہلی دفعہ ہوا کہ اس کے متعلق ایک Steering Committee بنائی گئی جس کے اندر eminent educationist بیٹھے ہیں جو ہر چیز کو دیکھتے ہیں۔ سیکرٹری تعلیم کی سربراہی میں یہ کمیٹی بنائی گئی ہے جو ان تمام issues کو دیکھ رہی ہے اور یہ روزانہ کی

بنیاد پر کام کر رہی ہے۔یہاں پر issues کو روزانہ کی بنیاد پر resolve کیا جاتا ہے۔پوری دنیا کے اندر یہ ہوتا ہے کہ اس کے لئے کم از کم اڑھائی سال چاہئے ہوتے ہیں لیکن ہم تو اس کے باوجود اس پر war footing کی بنیاد پر کام کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ فروری مارچ تک نیا سلیبس لے کر آئیں گے۔

جناب سپیکر: آپ فروری مارچ تک تھوڑا سا انتظار کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب والا! میں ان کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: دیکھیں اور لوگوں کے بھی سوالات ہیں۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ڈیڑھ دو سال میں یہ اتھارٹی کتنا کام کر چکی ہے ؟ یہ کہہ رہے ہیں کہ مارچ تک بیس فیصد کام ہو جائے گا۔اس کا بڑا آسان جواب یہ تھا لیکن وزیر موصوف کے جواب سے تو مجھے لگ رہا ہے کہ zero is equal to zero ہی ہے اور ابھی تک کچھ نہیں ہوا، مارچ کے بعد بھی ہمیں ایسی ہی باتیں سنائیں گے۔

جناب سپیکر: آپ کے پرانے colleague ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب والا! میں آپ کو یہ بتا دوں کہ I am not satisfied with the answer of this question. میں اس اتھارٹی کی کارکردگی سے بالکل مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ آپ کو اس سوال کے جواب سے مطمئن ہونا چاہئے۔اگلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کی طرف سے ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: .On his behalf جناب سپیکر! سوال نمبر 115 ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! دیکھیں ایک اصول پہلے سے وضع کیا گیا ہے کہ اگر آپ کی طرف سے سوال ہو گا تو پہل بھی آپ کی ہو گی۔اب سوال ان کی طرف سے ہے تو پہل بھی انہی کی ہو گی۔ محترمہ! آپ فرمائیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! On his behalf سوال نمبر 115 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے میاں نصیر احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ میں موجود ایم اے پاس کلیریکل سٹاف کو تدریسی عملہ میں شامل کرنے کا معاملہ و دیگر تفصیلات

*115: میاں نصیر احمد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم میں کلرک اور دیگر اہلکاران میں بی ایڈ، ایم ایڈ اور ایم اے تعلیم کے حامل اہلکار موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی حکومت محکمہ تعلیم میں اپنے تعلیم یافتہ اہلکاران کو اپنے ہی محکمہ میں ان کی تعلیمی قابلیت کے مطابق تدریسی ذمہ داری سونپنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز کیا ایسے اہلکاران کے لئے بھی سپیشل کوٹا مقرر کیا جا رہا ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک اس منصوبے پر عملدرآمد شروع کر دے گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ صوبائی حکومت محکمہ تعلیم میں اپنے تعلیم یافتہ اہلکاران کو اپنے ہی محکمہ میں ان کی تعلیمی قابلیت کے مطابق تدریسی ذمہ داری سونپنے اور نہ ہی کلیریکل سٹاف کے لئے تدریسی سپیشل کوٹا مقرر کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔

(ج) جواب جز (ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب والا! محکمہ تعلیم سے متعلق جو میں نے سوال پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم میں کلرک اور دیگر اہلکاران میں بی ایڈ، ایم ایڈ اور ایم اے تعلیم کے حامل اہلکار موجود ہیں؟ جس کا جواب دیا گیا ہے کہ اہلکار موجود ہیں اور کام کرتے ہیں۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ کیا ان کی تعلیمی قابلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے تدریسی کام کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے؟ جس کا جواب "نہیں" میں دیا گیا ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ ایک نائب قاصد میٹرک کے بعد اگر محکمہ تعلیم میں induct ہو جاتا ہے۔ وہ شخص محنت کر کے اگر بی اے یا ایم اے کر لے تو کیا اس کو اس بات کی اجازت نہیں ہونی چاہئے کہ اسے ترقی ملے؟

جناب سپیکر: انہوں نے کہہ دیا ہے کہ تجویز زیر غور ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب والا! یہ بات ہی غلط ہے اور یہ basic human rights کی violation ہے۔ ایک آدمی اگر محنت کر کے، تعلیم حاصل کر کے ایک category پر تعلیمی قابلیت کے لحاظ سے meet کرتا ہے تو اس کے خلاف discrimination کیوں ہے؟ مجھے اس کا جواب چاہئے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب والا! میں معزز ممبر کا بہت احترام کرتا ہوں۔ ہم اس ایوان کے پرانے ساتھی ہیں۔

جناب سپیکر: سب ہی احترام کرتے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): ہم پچھلے تین ادوار سے اکٹھے ہیں۔ میں اس معزز ایوان میں سوالات کا جواب دینے کے لئے bound ہوں اور اگر محکمہ کوئی غلط جواب دے گا تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی لیکن میں سمجھا نہیں کہ ان کا غصہ کس بات پر ہے؟ میں یہاں پر صرف یہ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: غصے کی بات چھوڑیں۔ آپ ان کے سوال کا جواب اچھے طریقے سے دیں ان کو کیوں غصہ ہے؟ (قطع کلامیاں)

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اب ان کو بولنے دیں۔ ان کو بات کرنے کا موقع تو دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! محکمہ کی transparent اور میرٹ کی بنیاد پر ایک پالیسی موجود ہے جو محکمہ تعلیم کے ملازمین ہیں ہم ان کا احترام کرتے ہیں، ان کی خدمات کو بھی سراہتے ہیں لیکن اوپن مارکیٹ کے اندر وہ بچے اور بچیاں جو محنت کر کے تعلیم حاصل کرتے ہیں ان کو ان کے ساتھ at par کیسے کیا جا سکتا ہے؟ مجھے ان کی logic سمجھ میں نہیں آتی ہے لیکن اس وقت محکمہ تعلیم کے اندر اس حوالے سے تجاویز مرتب ہو رہی ہیں اس میں ایک یہ تجویز بھی شامل ہے جیسے ہی اس پر کوئی پالیسی بنے گی.That will be policy decision وہ ہم ایوان کے سامنے لے کر آ جائیں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ یقیناً میں بھی اس معزز ایوان کی ممبر ہوں اگر کسی issue کے اوپر اور کارکردگی پر question mark لگتا ہے تو میں بات کرنے کا حق رکھتی ہوں۔اس سوال کے ذریعے جو میں نے جاننا چاہا تھا، مجھے افسوس ہوا کہ ایک طرف تو وزیر صاحب تعلیم کے منسٹر ہیں اور یہ تعلیم سب کے لئے ہے، آئین بھی تعلیم سب کے لئے کہتا ہے اور اگر ایک غریب peon میٹرک کر کے بھرتی ہونے کے بعد بی ایڈ، ایم ایڈ کر لیتا ہے تو اس کو وہ حق کیوں نہیں مل سکتا؟ اوپن مارکیٹ میں جو بچے بچیاں ہیں ان کو بھی induct کرنا چاہئے لیکن ان لوگوں کے لئے بھی کوئی سپیشل کوٹا ہونا چاہئے یا پھر کہہ دیجئے کہ ایک دفعہ جنہوں نے ملازمت اختیار کر لی وہ آگے نہ پڑھیں، ان کے لئے پڑھائی کے راستے بند ہو گئے ہیں، ان کے لئے آگے ترقی کا کوئی چانس نہیں ہے یا تو یہ ہونا چاہئے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ یہ تعلیم کی سروس نہیں ہے اور آپ کو ان لوگوں کو بھی اتنا ہی accommodate کرنا چاہئے۔ جو بھی پڑھے اور جہاں بھی پڑھے اور میں اس سلسلے میں بہت ساری examples بھی quote کر سکتی ہوں کہ غریب آدمی جو صبح کے وقت نوکری کرتا ہے اور شام کو پڑھتا ہے تو اس کو بھی ملازمت میں ترقی کا حق ملنا چاہئے اور اس کے لئے سپیشل کوٹا ضرور منظور کرنا چاہئے تاکہ وہ لوگ بھی ترقی کر سکیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ملازم پر پابندی نہیں ہے کہ جب ایک نوکری ایڈورٹائز ہوتی ہے تو وہ اس میں درخواست نہیں دے سکتا۔ ایوان کو یہ چیز سمجھنی چاہئے کہ اگر اس نے بی اے ایم ایڈ کر لیا اور جس job کے لئے جو requisite qualification ہے اگر وہ اس پر پورا اترتا ہے تو اس کے apply کرنے پر bar نہیں ہے بلکہ اسے ایک طرح کا benefit ہوتا ہے کہ already اسے محکمے کی working کا پتا ہوتا ہے اور جب وہ اس exam یا اس qualification process کے اندر جاتا ہے تو میرے خیال میں اسے دوسروں کے اوپر ویسے ہی فوقیت حاصل ہوتی ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس کے اندر اس کی کوئی حق تلفی ہو رہی ہے۔ اگر وہ پڑھ لیتا ہے اور محکمے کی جتنی jobs نکلتی ہیں ان میں apply کرنے پر اس پر کوئی bar نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! وزیر صاحب پچھلا نہیں بلکہ اپنے دور حکومت کا بتادیں کہ اب تک کتنے لوگوں کو accommodate کیا گیا ہے؟ کون سے ایسے ملازمین ہیں جنہوں نے ایم اے ایم ایڈ کیا ہے اور انہیں بعد میں ترقی ملی ہو؟

جناب سپیکر: یہ fresh question بنتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جو سٹیٹمنٹ دی ہے اس پر کتنا عملدرآمد ہوا ہے اور کتنے لوگوں کو ترقی ملی ہے؟

جناب سپیکر: آپ کا یہ fresh question بنتا ہے۔ آپ ایسے نہ کریں۔ بڑی مہربانی

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ انہیں بچا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں اس پر بالکل respond کرنا چاہوں گا۔ بچانے والی بات نہیں ہے آپ نے بالکل ٹھیک بات کی ہے کہ ایوان کے رولز کے مطابق یہ fresh question بنتا ہے۔ معزز ممبر fresh question لے کر آئیں میں اس پر بالکل جواب دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! یہ fresh question نہیں بنتا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بیٹھیں۔ بڑی مہربانی، انہوں نے اپنی بات بتا دی ہے کہ کسی پر bar نہیں ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ محترمہ! اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال جناب اعجاز خان کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک کا ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! سوال نمبر 334 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شیخوپورہ: سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*334: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔166 شیخوپورہ میں کتنے ایسے بوائز / گرلز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول ہیں جو بغیر عمارات، واش رومز اور چار دیواری کے ہیں، ان سکولوں کے نام بتائیں؟

(ب) کیا حکومت ان سکولوں کو missing facilities کے تحت عمارات، واش رومز اور چار دیواری دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی-166 شیخوپورہ میں بغیر عمارت کے کوئی سکول نہ ہے۔ درج ذیل 6 سکولوں میں واش رومز اور چار دیواری موجود نہ ہے۔

1- GES ورن	2- GPS کاہنیانوالہ	3- GPS ہوئیکے
4- GPS کھوکھر کی ملیاں	5- GPS تارے والہ	6- GPS ڈیرہ گولیاں والہ

(ب) حکومت کی جانب سے گرلز سکولوں میں واش رومز اور چار دیواری مستقبل قریب میں مہیا کر دی جائے گی جبکہ بوائز سکولوں میں اس کے بعد فنڈز کی فراہمی پر یہ سہولیات مہیا کر دی جائیں گی۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ایک چیز ضرور کہوں گا، ضمنی سوال تو بعد میں کروں گا۔

جناب سپیکر: آپ تین ضمنی سوال کر سکتے ہیں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں وزیر صاحب سے پہلے ایک چیز پوچھنا چاہوں گا کہ ان کا محکمہ جو جواب دے رہا ہے اس میں انہوں نے کسی اور حلقے کے سکول لکھ دیئے ہیں۔ ضمنی سوال تو بعد میں ہو گا یہاں تو سکول بھی اور آ گئے ہیں۔ کچھ سکول میرے حلقے کے ہیں اور کچھ دوسرے حلقے کے آ گئے ہیں۔ ان کے گاؤں کے نام بھی اور ہیں وہ میرے حلقے کے ہیں ہی نہیں۔

جناب سپیکر: کیا یہ حلقہ پی پی-166 کے نہیں ہیں؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! ہوئیکے سکول پی پی-168 کا ہے کیونکہ گاؤں ادھر کا ہے تو ظاہر ہے پھر سکول بھی ادھر کا ہی ہو گا میرے حلقے کا تو نہیں ہو گا۔ اگر انہوں نے اسی طرح کیا ہے تو میرے خیال میں شاید سکول بھی چھ کی بجائے سات ہی نکل آئیں یہ بھی کوئی گارنٹی نہیں ہے۔ میں باقی باتیں منسٹر صاحب سے پھر کر لوں گا۔ ابھی یہ اپنے محکمے سے اتنا ہی پوچھیں کہ ان کو اتنا بھی نہیں پتا کہ پی پی-166 میں کون سے سکول ہیں اور پی پی-168 میں کون سے سکول ہیں؟ میں اتنا ہی کہوں گا۔

جناب سپیکر: ضلع تو آپ کا ہے یا کسی اور کا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): یہ سوال نمبر 166 ہے لیکن حلقہ نمبر اور ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میرا حلقہ پی پی-166 ہے۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 334 ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): Sorry

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! لگتا ہے منسٹر صاحب کچھ پریشان ہو گئے ہیں، میں باقی سوال نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ کوئی بات نہیں، انسان سے بھول ہو جاتی ہے۔ آپ کو ابھی satisfy کرتے ہیں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! آپ خود ہی دیکھ لیں باقی میں ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لوں گا۔ مہربانی

جناب سپیکر: یہ آپ کے ضلع میں نہیں ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): آپ کے کون سے سکول اس میں fall نہیں کرتے؟

جناب فیضان خالد ورک: ہو سکے۔ گاؤں میرے حلقے میں ہے ہی نہیں۔ باقی چیزیں آپ دیکھ لیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): ہو سکے آپ کے ضلع میں ہے کہ نہیں؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میرے ضلع میں ہے لیکن میں نے سوال کیا تھا کہ حلقہ پی پی۔166 میں کتنے بوائز اور گرلز سکول ہیں کہ جن میں واش رومز اور باؤنڈری وال کا مسئلہ ہے۔ جس میں پرائمری سکول، مڈل سکول اور ہائی سکول کا ذکر کیا تھا لیکن یہ پی پی۔166 سے نہیں ہے۔ میں آپ کی وساطت سے بات تو کر رہا ہوں لیکن میں چاہوں گا کہ میں بعد میں وزیر تعلیم کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لوں۔ ابھی اتنا ہی کافی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! سیکرٹری سکولز یہاں بیٹھے ہوئے ہیں جو سکول غلط mention کیا ہوا ہے میں اس پر بالکل محکمے سے رپورٹ لوں گا۔

جناب سپیکر: ہو سکتا ہے پی پی کوئی اور ہو؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): دیکھیں گے کہ اگر پی پی اور ہے تو شاید وہ اندر mention ہو گیا ہو گا۔

جناب سپیکر: ہو جاتا ہے۔ اگلا سوال راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر366 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ قادریہ سکول کے سٹاف کی تعداد و دیگر تفصیلات

*366: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ قادریہ سکول لاہور پی پی۔144 یو سی 37 میں گریڈ وار کتنا سٹاف ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اکثر اساتذہ سکول سے غیر حاضر رہتے ہیں؟

(ج) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو سکول کے سٹاف کی تفصیل اور ڈیوٹی سے غیر حاضر رہنے والے ملازمین کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ قادریہ پرائمری سکول میں گریڈ وار سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:-

پی ایس ٹی گریڈ14	=	2
پی ایس ٹی گریڈ12	=	4
پی ایس ٹی گریڈ09	=	8
ای ایس ای گریڈ09	=	1
نائب قاصد گریڈ02	=	1
کل سٹاف	=	16

سٹاف کے ناموں کی لسٹ(Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ کوئی ٹیچر سکول سے غیر حاضر نہیں رہتا۔

(ج) جواب جز(الف و ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: میں جواب سے مطمئن ہوں۔ میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر367 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔144 میں پرائمری سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*367: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔144 لاہور میں کتنے پرائمری سکول کہاں کہاں واقع ہیں، علاقہ وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان پرائمری سکولوں کو سال میں کتنا فنڈ دیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرائمری سکولوں کا فنڈ سکولوں پر استعمال نہیں کیا جاتا اور محکمہ تعلیم کے افسران اور سکول کے ہیڈماسٹر مل کر فنڈ کھا جاتے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکولوں کے سالانہ فنڈ کی تفصیل دینے اور فنڈ کا غلط استعمال کرنے والے افسران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔144 میں کل پرائمری سکول 15 ہیں۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پرائمری سکولوں کو مبلغ 20 ہزار روپے فی سکول Grant in Aid to School Council کے تحت دیا جاتا ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ پرائمری سکولوں کا فنڈ سکولوں پر ہی خرچ کیا جاتا ہے محکمہ تعلیم کے افسران اور سکولوں کے ہیڈماسٹر مل کر فنڈ نہیں کھاتے بلکہ سکول کونسل کے ممبران کے ذریعے فنڈ سکول کی عمارت وغیرہ پر خرچ کیا جاتا ہے اور اس کا ریکارڈ بھی مرتب کیا جاتا ہے۔

Grant in Aid to School Council کی کاپی (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جز (ب وج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: میں جواب سے مطمئن ہوں۔ میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔ اگلا سوال جناب اعجاز خان صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! On his behalf سوال نمبر 390 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب اعجاز خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی پی-12 راولپنڈی: گرلز / بوائز سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*390: جناب اعجاز خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-12 راولپنڈی میں کتنے گرلز، بوائز ہائی اور مڈل سکول ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں کل کتنی ایس ایس ٹی سائنس اور ای ایس ٹی ٹیچرز کی اسامیاں ہیں، کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں، علیحدہ علیحدہ سکول وار تفصیل بیان کریں؟

(ج) اگر حکومت ان اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی-12 راولپنڈی میں گرلز و بوائز ہائی اور مڈل سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سکول لیول	گرلز	بوائز	ٹوٹل
ہائی	13	12	25
مڈل	3	2	5
میزان	16	14	30

(ب) ان سکولوں میں کل 41 ایس ایس ٹی سائنس اور 373 ای ایس ٹی ٹیچرز کی منظور شدہ اسامیاں ہیں۔ ایس ایس ٹی سائنس کی کوئی اسامی خالی نہ ہے جبکہ ای ایس ٹی ٹیچرز کی 19 اسامیاں خالی ہیں، سکول وار تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب محکمہ تعلیم مستقبل قریب میں بھرتیاں کر رہی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر: جواب کے جز (ج) میں لکھا ہوا ہے کہ حکومت پنجاب محکمہ تعلیم میں مستقبل قریب میں بھرتیاں کر رہی ہے۔ میرا یہ سوال ہے کہ کافی دیر سے سنتے آ رہے ہیں کہ بھرتیاں کھلیں گی، بھرتیاں کھلیں گی تو یہ کب کھلیں گی؟ اس پر کوئی deadline ہے اور اس کے اندر کوئی time frame ہے؟ qualified لوگ بیٹھ کر government jobs کا انتظار کر رہے ہیں۔ مجھے اتنے qualified لوگ روزانہ فون کرتے ہیں کہ پتا کریں کہ پابندی کب کھلنی ہے۔ اس میں کوئی deadline اور پروگرام نہیں ہے۔ حکومت کو کم از کم اتنا تو بتانا چاہئے کہ آج سے تین ماہ، چار ماہ یا چھ ماہ کے بعد پابندی کھلے گی۔ اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ یکدم ساری چیزیں کھول دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، پوچھ لیتے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: ایک limit رکھ کر ہر ڈیپارٹمنٹ کے اندر تھوڑے تھوڑے سیکشنز کھولیں تاکہ qualified لوگ آگے آئیں۔

جناب سپیکر: ابھی ایجوکیشن کی بات ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جی، میں ایجوکیشن پر ہی کہہ رہا ہوں۔ شکریہ

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ بڑا pertinent question ہے اگر آپ دیکھیں تو اس میں حکومت نے 72 ہزار ایجوکیٹرز کی بھرتی کی تھی۔ ان کے اندر سائنس اور آرٹس کے بھی ٹیچرز تھے۔ اس وقت rationalization کی پالیسی جس کے تحت ہمارے جتنے ٹیچرز موجود ہیں اور سکولوں میں جو سٹوڈنٹس ٹیچر ratio ہے ہم اس کے حوالے سے یہ دیکھ رہے ہیں کہ کن سکولوں میں کتنے بچے ہیں اور ادھر کتنے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ اس پر ایک جامع قسم کا پلان بنا ہے، اس پر بڑی study ہوئی ہے اور اس کے بعد ہماری جو shortcoming ہے جو shortfall ہے اس پر working complete ہو چکی ہے after rationalization policy ہم نے اس کے مطابق اخبارات میں ایڈورٹائز کرنے کے لئے تمام اضلاع کو کہہ دیا ہے۔ یہ ایک بہت tedious قسم کا process تھا جس کے اندر ہم نے ایک ایک سکول کو، ایک ایک ڈسٹرکٹ کو study کیا اس کے بعد ہم نے تعداد نکالی کہ اس وقت کتنے سائنس ٹیچرز کی ضرورت ہے اور کتنے آرٹس کے ٹیچرز کی ضرورت ہے اس حساب سے working کرنے کے بعد اب بھرتی کی طرف جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے دو سے تین ماہ کے اندر یہ سارا process initiate ہو گا، اس پر بھرتیاں بھی ہوں گی اور جو بھرتیاں ہوں گی ان کی pre service training کے بعد انہیں سکولوں میں بھیجا جائے گا۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ شاباش۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آخری بھرتیاں کب کی گئی تھیں، درمیان میں کتنا gap آ گیا ہے اور پنجاب کو different districts پر divide کر کے کیوں نہیں کیا گیا؟ سارے پنجاب میں یکدم سب نوکریاں بند کر کے اس پراجیکٹ پر کام کرنا کیوں شروع کر دیا گیا؟ یہ divide کیا جا سکتا تھا کہ اتنے علاقے کو پہلے کر لیتے ہیں پھر اس علاقے کو بھرتیوں کے لئے کھول دیں۔ سارے پنجاب کو بند کر کے اس پراجیکٹ پر کام کرنا کیوں شروع کر دیا اور یہ بھی بتا دیں کہ آخری دفعہ لوگوں کو کب hire کیا گیا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر!2012 کے اندر آخری بھرتیاں کی گئی تھیں۔ میں ایوان کوapprise کرنا چاہتا ہوں کہ میں جو بار بار سٹیرنگ کمیٹی کی بات کرتا ہوں چونکہ یہ ایجوکیشن کی بات ہے یہ پہلی دفعہ ہے کہ کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کے اندر اس طرحeminent educationist، کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ ہم اس کے علاوہ مختلف تنظیموں کے ساتھ بھی کام کر رہے ہیں۔ ہمارے جوallied departments ہیں ان کے اندر بھی یہ ایک بڑیworking thorough کی گئی ہے جس میں ایک ایک سکول کو دیکھا گیا ہے اور پھر اس میں ایک اورissue بھی سامنے آیا وہ issueیہ تھا کہ جب آپ امتحان لیتے ہیں تو جو لوگ کامیاب ہو جاتے ہیں پھر وہ سفارشیں کرانا شروع کر دیتے ہیں کہ ہمیں فلاں علاقہ میں بھیج دیں یا فلاں علاقہ میں بھیج دیں تو ان تمام چیزوں کا احاطہ کرتے ہوئے ہمیں تھوڑا ٹائم تو لگا ہے لیکن اب جس پالیسی کے تحت ہماری بھرتیاں ہوں گی تو آنے والے دنوں میں ہمیں اس طرح کیproblems کوface نہیں کرنا پڑے گا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ باتon record آ گئی ہے کہ منسٹر صاحب نے دو سے تین مہینے کا کہا ہے تو ہم اس کو دو سے تین مہینے اور دیکھ لیتے ہیں۔ دو سے تین مہینے کے بعد ہم پھر یہیں پر نہ کھڑے ہوں۔Hopefully اس پر کوئی نہ کوئی ایکشن ضرور ہوا ہو گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں یہ بات ایوان میں بتا رہا ہوں کہ جب میں نے دو سے تین ماہ کا کہا ہے تو ان سیٹوں پر ٹیچرز کی بھرتیوں کاprocess یکم مارچ تک ہو چکا ہو گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ٹیچرز کی بھرتیاں دوبارہcontract basedہوں گی؟

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! شروع میں توteachers contract کے اوپر ہی آتے ہیں۔

(اذانِ مغرب)

جناب سپیکر: نمازِ مغرب کے لئے 20 منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 5 بج کر 34 منٹ پر
کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا اس سوال پر ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ادھر سے ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 460 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات: ٹھٹھ پوڑ کے گرلز پرائمری سکول کی اپ گریڈیشن کا مسئلہ

*460: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا حکومت ٹھٹھ پوڑ تحصیل و ضلع گجرات میں قائم گرلز پرائمری سکول کو مالی سال 2013-14 میں upgrade کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

حکومت ٹھٹھہ پوڑ تحصیل و ضلع گجرات میں قائم گرلز پرائمری سکول کو مالی سال 2013-14 میں upgrade کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جواب میں کہا گیا ہے کہ ہم اس سکول کو 2013-14 میں upgrade کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کیا یہ ارادہ ہی رکھیں گے یا کر دیں گے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ کیا فرما رہے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ سوال نمبر 460 ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اسے upgrade کرنے کا ارادہ ہی رکھتے ہیں یا کچھ کریں گے بھی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانامشہود احمد خان): جناب سپیکر! میاں صاحب کے جتنے بھی کام ہیں اُن پر ہمارا ارادہ بھی مصمم ہوتا ہے اور اس پر کام بھی ہوتا ہے۔ اس بات کا میاں صاحب کو پتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ ہو گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ صرف اتنا کہہ دیں کہ ہم اس سال کر دیں گے۔ یہ آپ کو ضرور کہنا پڑے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ assurance چاہتے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانامشہود احمد خان): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اگر آج تک میاں صاحب کا کوئی کام رکا ہے تو بتادیں۔ ویسے یہ اس سال ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: وہ دوسرے کاموں کی بات نہیں بلکہ اس سکول کی بات کر رہے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانامشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ بھی ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 547 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: شیلٹر لیس سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*547: میاں طاہر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔69 فیصل آباد میں shelterless سکولوں کی تعداد اور نام بتائیں؟

(ب) ان shelterless سکولوں کی عمارات کی تعمیر کے لئے کتنی رقم درکار ہے؟

(ج) حکومت کب تک shelterless سکولوں کی عمارات تعمیر کر دے گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔69 فیصل آباد میں کوئی (بوائز/گرلز) ہائی/ہائر سیکنڈری/ایلیمنٹری/پرائمری سکول shelterless نہ ہے۔

(ب) جواب جز (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) جواب جز (الف و ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا حکومت کے کسی نمائندے جس نے بھی یہ جواب لکھ کر دیا ہے، اس نے میرے حلقہ میں جا کر visit کرنا پسند کیا ہے کیونکہ جو جواب یہاں ایوان میں دیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ [*****]

جناب سپیکر: آپ بتائیں کہ کون سا جھوٹ پر مبنی ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! اس میں یہ کہا گیا ہے کہ پی پی-69 میں کوئی بوائز و گرلز ہائی سکول، ہائر سیکنڈری، ایلیمنٹری اور پرائمری سکول shelterless نہ ہے جبکہ میں منسٹر صاحب کو بتانا چاہتا ہوں---

جناب سپیکر: جھوٹ والی بات کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔ منسٹر صاحب آپ کی بات کا جواب دیں گے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! پچھلے ہفتے میں اپنے حلقہ میں گیا تھا اور وہاں پر visit کیا تو وہاں کے بچے بے چارے باہر بیٹھ کر پڑھنے پر مجبور تھے۔ عمارتوں کا یہ حال تھا کہ ان کی چھتیں گری ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کسی سکول کی نشاندہی کریں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول، سی بلاک علامہ اقبال کالونی میں واش روم نہ ہیں اور اس کی چھتوں میں سوراخ نظر آتے ہیں۔ اس کے بعد گورنمنٹ ایم سی پرائمری بوائز سکول، ڈی بلاک میں دو کلاسوں کے بچے باہر بیٹھ کر پڑھنے پر مجبور ہیں۔ گورنمنٹ جوہر پبلک ہائی سکول کی چار کلاسوں کے بچے باہر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول میں ایڈمن بلاک ہی نہیں ہے۔ اس کے بعد ایم سی پرائمری سکول، آئی بلاک میں بھی عمارت ناکافی ہے اور بچے باہر بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔ چونکہ آج کل سردی ہے صبح صبح جب چھوٹے بچے سکول جاتے ہیں تو بہت problem کا شکار ہوتے ہیں۔ اس کے بعد گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ملکھاں والا میں پینے کا پانی ہے اور نہ ہی چار دیواری نام کی کوئی چیز ہے۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول ملکھاں والا میں گندا پانی کھڑا ہوا ہے اور عمارت بھی نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ پرائمری سکول نظیر کالونی میں بھی

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

بلڈنگ کا مسئلہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں نے یہ جواب لکھ کر دیا ہے اس حوالے سے میں منسٹر صاحب سے request کروں گا کہ مہربانی کر کے ان کے خلاف کارروائی بھی کریں۔ میں نے تقریباً 9 سکول point out کئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ نے shelterless سکولوں کی بات کی ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! کیا مجھے جواب دینے کی اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! آپ نے بالکل صحیح point out کیا ہے جبکہ میرے معزز ساتھی کا سوال shelterless schools کے متعلق تھا اور shelterless schools وہ ہوتے ہیں جن میں کمرے نہ ہوں۔ اگر یہ missing facilities کے حوالے سے سوال کرتے تو میں ان کے سوال کا جواب دیتا۔ یہ جتنی بات کر رہے ہیں یہ missing facilities کے حوالے سے ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے جب یہاں پر بجٹ announce کیا تو اس میں انہوں نے ایک تاریخی اعلان کیا تھا کہ سکولوں کی missing facilities کے لئے 7.5۔ارب روپے اس سال کے لئے رکھے گئے ہیں جس میں پنجاب کے 57ہزار سکولوں میں سے جو 28ہزار بچیوں کے سکول ہیں، ان میں تمام missing facilities مثلاً چاردیواری، electricity, clean drinking water, furniture اساتذہ کی کمی اور کمروں کی کمی کو cater کیا جائے گا اور جنوبی پنجاب کے تینوں ڈویژنوں کے لڑکے اور لڑکیوں کے سکولوں میں یہ چیزیں مہیا کی جائیں گے۔ معزز ممبر نے جو بات point out کی ہے اس کے لئے اگلے سال باقی پنجاب کے تمام لڑکوں کے سکولوں کے اندر ان تمام missing facilities کو پورا کر دیا جائے گا۔ معزز ممبر missing facilities کی بات کر رہے ہیں shelterless schools کی بات نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد عارف عباسی صاحب کا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 552 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی: پانچ سال سے زائد ایک جگہ پر تعینات آفیسر کی ٹرانسفر کا معاملہ

*552: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راولپنڈی میں موجودہ ای ڈی او ایجوکیشن کب سے تعینات ہے؟
(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان کی تعیناتی پانچ سال سے زیادہ ہو چکی ہے؟
(ج) کیا مندرجہ بالا ای ڈی او کا عرصہ تعیناتی حکومتی پالیسی اور قواعد و ضوابط کے مطابق ہے، اگر نہیں تو کیا حکومت ان کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) موجودہ ای ڈی او ایجوکیشن قاضی ظہور الحق مورخہ 15-12-2010 تا 15-04-2013 ضلع راولپنڈی کے ای ڈی او ایجوکیشن رہے۔ مورخہ 20-06-2013 کو انہیں دوبارہ ای ڈی او ایجوکیشن راولپنڈی تعینات کر دیا گیا جہاں وہ 21-06-2013 سے تاحال اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ کاپی (Annex–A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) جز (الف) میں دی گئی تفصیل کے مطابق ای ڈی او ایجوکیشن راولپنڈی کی پہلی تعیناتی کا عرصہ 2 سال 4 ماہ بنتا ہے۔ دوسری تعیناتی کا عرصہ تقریباً 2 ماہ بنتا ہے۔
(ج) ای ڈی او ایجوکیشن راولپنڈی کی تعیناتی حکومتی پالیسی اور قواعد و ضوابط کے مطابق ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال کریں گے؟

جناب محمد عارف عباسی: نہیں۔ جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کو مبارک ہو۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اگلا سوال محمد ثقلین انور سپرا صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی انہی کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہ ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اس سے اگلا سوال محترمہ ثوبیہ انور ستی صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی انہی کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہ ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 638 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب کے سکولوں میں قرآن مجید کی تعلیم کو لازمی قرار دینے کی تفصیلات

*638: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے تمام سکولوں میں پرائمری تعلیم کے ساتھ انگریزی کو لازمی مضمون قرار دیا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت انگریزی کی طرح قران مجید کی تعلیم کو بھی لازمی قرار دینے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت ابتدا ہی سے انگریزی کو لازمی قرار دے چکی ہے لیکن انگریزی پڑھانے کے لئے پہلے سے تعینات اساتذہ انگریزی پڑھانے کے اہل نہ ہیں کیا حکومت اس مقصد کے لئے ایم اے انگلش اساتذہ کو مستقل بنیادوں پر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔ نوٹیفکیشن کی کاپی (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب پرائمری سکولوں میں انگریزی کی طرح قرآن مجید کی تعلیم کو 1994 سے لازمی قرار دے چکی ہے جس کے مطابق سکول میں ہر طالب علم تیسری جماعت سے آٹھویں جماعت تک مکمل قرآن مجید (ناظرہ) ختم کر لیتا ہے۔ نوٹیفکیشن کی کاپی (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سکول ایجوکیشن میں انگلش پڑھانے کے لئے اساتذہ کی بنیادی تعلیم میٹرک / ایف اے کی بجائے کم از کم بی اے کی جا چکی ہے لہذا تمام ایجوکیٹرز (جو کہ اب ریگولر بھی ہو چکے ہیں) بی اے اور ایم اے پاس ہیں جبکہ میٹرک / ایف اے تعلیم کے حامل پرانے اساتذہ بہت کم تعداد میں ہیں جن کی تربیت کے لئے DTEs کا نظام قائم کیا گیا ہے اور وہ 176000 اساتذہ کو تربیت دے چکے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جواب کی تفصیل میں کہا گیا ہے کہ انگریزی کے ساتھ قرآن پاک کی عربی تعلیم بھی دی جا رہی ہے۔ جز (ج) کے جواب سے متعلق اساتذہ کی qualification کے حوالے سے بات کروں گی کہ بچوں کو انگلش پڑھانے کا جو level ہے وہ صحیح نہ ہے اور جواب میں کہا گیا ہے کہ ہم نے جو ایجوکیٹرز بھرتی کئے تھے وہ ماسٹر تھے اور انہیں انگلش پڑھانے کے لئے تعینات کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! جواب میں کہا گیا ہے کہ جو اساتذہ ایف اے یا بی اے پہلے سے موجود تھے، ان کی ٹریننگ ہم نے کر دی ہے اور ان کی کارکردگی مزید بہتر بنانے کی حکومت نے کوشش کی ہے۔ گزارش

یہ ہے کہ ان کی کارکردگی بہتر کر کے اساتذہ کی وہ کمی جو سکولوں میں ہے، وہ پھر بھی پوری نہیں ہوئی اور آج بھی بہت سارے ایسے سکول ہیں جہاں انگلش تو کیا دوسرے مضامین بھی پڑھانے کے لئے اساتذہ دستیاب نہ ہیں۔ منسٹر صاحب بتائیں کہ یہ کمی حکومت کب تک پوری کرے گی؟

جناب سپیکر: محترمہ! اس کا جواب ایوان میں آ چکا ہے اور آپ اس وقت ایوان میں موجود نہیں تھیں تو میں کیا کروں؟ اس کا جواب وزیر موصوف نے دے دیا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال تو یہی ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ ایوان کی پراپرٹی ہے اور یہاں پر اس کا جواب آ چکا ہے جو میں گزارش کر رہا ہوں۔ آپ اسے پڑھ لیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ پہلے محترمہ سے پوچھ لیں کہ انہوں نے کوئی مزید ضمنی سوال تو نہیں کرنا؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! انہوں نے مجھے اجازت دے دی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اساتذہ کو دی گئی ٹریننگ کس قسم کی تھی اس کی تفصیل بتا دیں؟ شکریہ

جناب سپیکر: محترم! ریفریشر کورس ہوتا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! خاص طور پر میری بہن نے جو بات کی تھی تو اس میں ایک تو پرانے اساتذہ بہت کم رہ گئے ہیں یعنی ان کی تعداد کم ہے اور اس وقت نئے اساتذہ آ رہے ہیں جن کی ٹریننگ کے حوالے سے بتاؤں کہ جنہیں بھرتی کیا گیا ہے پہلے ہم نے ان کی pre-service training کرائی ہے۔ ان کی ٹریننگ DSD کے اندر جو ہمارا ادارہ ہے وہاں پر ہوتی ہے اور انگلش کے حوالے سے specifically جو سوال ہے تو اس وقت ہم ایک لاکھ 76 ہزار اساتذہ کو انگلش کی ٹریننگ دے رہے ہیں جس کے لئے پہلے ہم نے ماسٹر ٹرینرز تیار کئے تھے۔ اس میں ہم نے مختلف آرگنائزیشن کے ساتھ collaborations کی تھیں اور ان آرگنائزیشنز کی collaboration کے ساتھ ہمارے ماسٹر ٹرینرز تیار ہوئے۔ پھر صوبائی سطح پر اور اس کے بعد ضلعی سطح پر یہ trainings کروائی گئیں اور پھر اس کے بعد باقاعدہ ان کے ٹیسٹ لئے گئے۔ ہم نے key performance indicators رکھے ہیں کہ آئندہ ان کی ترقی اور ان کے باقی تمام معاملات بھی performance کی بنیاد پر ہونے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! محکمہ کی طرف آنے والے جواب میں لکھا گیا ہے کہ ہم نے جو ایجوکیٹرز بھرتی کئے تھے انہیں ریگولر کر دیا ہے لیکن میری اطلاع کے مطابق وہ ایجوکیٹرز ریگولر نہیں ہوئے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ wedlock policy کے تحت جو بھرتیاں کی جاتی ہیں ان کی transfer نہیں ہوتی اس کی کیا وجوہات ہیں؟ اساتذہ کی transfers نہ ہونے سے وہ مسائل کا شکار ہوتے ہیں تو کیا اس حوالے سے حکومت کوئی سوچ رکھتی ہے کہ اس پالیسی میں کوئی تبدیلی لائے؟ اگر ایسا ہو جائے تو ان اساتذہ کی کارکردگی کو ہم زیادہ بہتر کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! transfer policy کے اوپر میرا خیال ہے کہ پورے ایوان کو کافی زیادہ reservations ہیں اور ایک محکمے کی طرف سے transfer policy کو زیادہ اچھے طریقے سے explain بھی نہیں کیا جا سکا۔ آج سیکرٹری سکولز کے ساتھ بیٹھ کر ہم نے ایک plan بنایا کہ آئندہ آنے والے دنوں میں ایک orientation کا سیشن رکھیں گے جس میں ایوان کے تمام معزز ممبران کو بلایا جائے جہاں سکول ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن کے حوالے سے transfer policy and rationalization policy پر معزز ممبران کے ساتھ share بھی کیا جا سکے اور انہیں اساتذہ کی طرف سے transfer کے حوالے سے جو مسائل آ رہے ہیں وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کے گوش گزار کر دیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ایجوکیٹرز کے ریگولر ہونے کے حوالے سے غلط جواب کیوں دیا گیا ہے کیونکہ ابھی وہ ریگولر نہیں ہوئے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو بتانا چاہتا ہوں کہ تمام ایجوکیٹرز کو ریگولر کر دیا گیا ہے اور اگر کہیں پر کوئی ایسی مثال موجود ہے جسے ریگولر نہیں کیا گیا تو یہ point out کریں ہم انہیں بھی ریگولر کریں گے کیونکہ ریگولر کرنے کا باقاعدہ اعلان کیا گیا ہے اور سب کو ریگولر کر دیا گیا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، شہاب الدین صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ وضاحت چاہوں گا کہ جیسا کہ انہوں نے ابھی فرمایا ہے کہ recruitment اور transfer policy آئی ہے اس میں ایوان کو اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ جنوبی پنجاب کے حوالے سے جو recruitment policy میری نظر سے گزری ہے اس میں انہوں نے ایک NTS Test رکھا ہے کہ لاہور سے ایک کمیٹی جائے گی جو وہاں جا کر ایجوکیٹرز کا انٹرویو کرے گی اور جو پچاس فیصد نمبر qualify کرے گا پھر وہ apply کر سکے گا۔ میری وزیر موصوف سے یہ گزارش ہو گی کہ سنٹرل پنجاب اور جنوبی پنجاب میں literacy rate میں بہت فرق ہے جنوبی پنجاب میں literacy rate بہت کم ہے۔ پچھلی حکومت میں یا اُس سے بھی پچھلی حکومت میں جب بھی recruitment ہوئی ہے تو ہمارے زیادہ تر سکول خالی رہے ہیں۔ اس پالیسی پر ہمارے بچے اور بچیاں پورے نہیں اترتے۔ میری آپ کے توسط سے جناب وزیر موصوف سے یہ گزارش ہو گی کہ اگر وہ اس پالیسی کو جنوب کے حوالے سے تھوڑا relax کر لیں گے تو ان کی بہت مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: جنوبی پنجاب میں جو ایم اے یا بی اے کرتے ہیں کیا وہ کوئی دوسرا کورس پڑھتے ہیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں نے NTS کے حوالے سے بات کی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، منسٹر صاحب سے پوچھ لیتے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! already district to district جو پالیسی بنائی ہوئی ہے اس میں ہم نے ان چیزوں کا خیال رکھا ہے۔ جب ہم orientation کریں گے تو اپنے معزز ممبران کے ساتھ share کریں گے۔ میں اپوزیشن لیڈر سے بھی گزارش کروں گا کہ جب اس کا وقت آئے گا تو ہم پہلے ہی آپ کو آگاہ کر دیں گے تاکہ ہمارے اپوزیشن کے ممبران بھی اس میں share کریں۔ اس میں جو تجاویز آئیں گی اور اگر ہم سمجھیں گے کہ ان تجاویز کو شامل کرنا ہے تو وہ ہم ضرور شامل کریں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اب اجازت ہے؟

جناب سپیکر: کس بات کی؟ (قہقہہ)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ضمنی سوال کرنے کی۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! اس میں ایک پالیسی ہے میں نے یہاں بیٹھ کر آپ کے سامنے ایک بات کی ہے کہ جو سوال آپ کی طرف سے آتا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ سوال سارے ایوان کی پراپرٹی ہوتا ہے لیکن کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو openly نہیں کی جا سکتیں، آپ کی مہربانی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کیا میرے سوال ہی میں open اور secrete ہو جاتا ہے؟

جناب سپیکر: بس، آپ تشریف رکھیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، وقاص صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ بے شک انہوں نے انگلش لازمی کر دی ہے اس کا curriculum کیا ہے، کیا وہ پرائیویٹ سکول والا ہے یا جو پچھلی Curriculum Authority اس کو بنا رہی ہے، اگر بنا رہی ہے تو پھر implement کون سا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: آپ کتنی دیر سے ایوان میں بیٹھے ہیں، ایوان میں آئے ہوئے کتنی دیر ہو گئی ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! جب سے ایوان شروع ہوا ہے میں اس وقت سے بیٹھا ہوں۔

جناب سپیکر: کیا آپ نے پہلے بات نہیں سنی تھی؟ انہوں نے اس بارے میں بات تو کر لی ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! انہوں نے نصاب کے بارے میں بات نہیں کی بلکہ اس میں لکھا ہوا ہے کہ پرائمری سکول میں انگلش کو لازمی قرار دے دیا گیا ہے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ اس کا نصاب کون سا ہے، کیا پرانا ہے کیونکہ پہلے سوال میں تھا کہ ایک Curriculum Authority ہے جو نصاب بنائے گی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! جب National Curriculum Authority تھی اس وقت 2006 کے نصاب میں انگریزی کو لازمی قرار دیا گیا تھا اس کے بعد جب devolution ہوئی ہے تو اس پر کام ہو رہا ہے۔ میں اس پر ایوان کو apprise کرنا چاہتا ہوں کہ اس پر ابھی تک جو working اور research ہو رہی ہے اس میں ایک suggestion بہت زیادہ آ رہی ہے

کہ پہلی سے تیسری جماعت تک کا نصاب اردو میں کیا جائے اور اس کے بعد انگلش میں کیا جائے۔اس پر ابھی ہماری deliberations چل رہی ہیں اور جب ہم Curriculum Authority اور باقی معاملات کو فائنل کریں گے تو پہلے اس معزز ایوان کے ساتھ share کریں گے پھر اس کے بعد اس کا نفاذ کریں گے۔National Curriculum Authority نے 2006 کی پالیسی کے تحت انگلش کو لازمی قرار دیا تھا لیکن اب جو working اور deliberations ہو رہی ہیں وہ ہم ایوان کے ساتھ share کرنے کے بعد فائنل کریں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 641 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں خواتین کے تعلیمی اداروں کے دفاتر میں خواتین اہلکاران کی تعیناتی کی تفصیلات

***641: محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کی مروجہ پالیسی کے مطابق خواتین کے تعلیمی اداروں یا دفاتر میں مرد اہلکار تعینات نہیں کئے جا سکتے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پورے صوبے میں خواتین تعلیمی اداروں یا دفاتر میں کہیں پر بھی اس پالیسی پر عمل نہیں ہو رہا؟

(ج) کیا حکومت مستقبل میں خواتین کے تعلیمی اداروں اور دفاتر میں سے مرد اہلکاران کو ٹرانسفر کر کے وہاں پر خواتین کو تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔خواتین کے تعلیمی اداروں میں خواتین اساتذہ کی پوسٹوں پر صرف خواتین تعینات ہوتی ہیں اور اسی طرح خواتین کے دفاتر میں بھی خواتین کی مخصوص پوسٹوں پر زنانہ اہلکاران ہی تعینات ہیں تاہم کلیریکل کیڈر یا درجہ چہارم کی پوسٹیں خواتین کے لئے مخصوص نہ

ہیں اس لئے خواتین کے تعلیمی اداروں یا دفاتر میں مذکورہ پوسٹوں پر مرد اہلکاران تعینات ہو سکتے ہیں۔

(ج) چونکہ خواتین اہلکاران کی تعداد مرد اہلکاران سے بہت کم ہے جس کے باعث زنانہ تعلیمی اداروں اور دفاتر میں کلیریکل، نائب قاصد، سکیورٹی گارڈ، مالی اور بیلدار کی پوسٹوں پر خواتین اہلکاران کی عدم دستیابی کی وجہ سے مرد اہلکاران تعینات ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے سوال کا جو جواب دیا گیا ہے میں آپ کے توسط سے وزیر صاحب سے یہ جاننا چاہوں گی کہ میں نے جن سکولوں کا کہا ہے کہ وہاں پر خواتین اساتذہ کے ساتھ male teachers بھی ہیں تو یقیناً پنجاب کے بہت سارے سکولوں میں ایسا ہو گا۔ اگر ہم پہلے لاہور کی بات کریں تو لاہور میں بہت سارے بچیوں کے ایسے سکول ہیں جن میں male teachers بھی ہیں۔ میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں یہ جواب صحیح نہیں ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ clerical posts پر male بھرتی کئے جاتے ہیں ان پوسٹوں پر خواتین بھرتی نہیں ہو سکتیں۔ ہمارے official rules میں یہ چیز کہاں پر define کی گئی ہے کہ خواتین درجہ چہارم یا کسی clerical post کے لئے suitable نہیں ہوتیں یا وہ qualify نہیں کر سکتیں؟ میرے سوال میں تو یہ تھا کہ خواتین کے سکولوں میں خواتین عملہ کو بھرتی کیا جائے لیکن محکمے کی طرف سے اس کا یہ جواب دینا انتہائی افسوسناک ہے کہ خواتین میں یہ اہلیت نہیں ہوتی کہ وہ درجہ چہارم یا اس سے اوپر کی پوسٹوں پر کام کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس میں پہلی بات تو یہ ہے کہ 2012 میں چیف منسٹر پنجاب women empowerment کے تحت ایک پالیسی لے کر آئے تھے جس میں پہلی دفعہ ملازمتوں میں خواتین کے لئے 33 فیصد کوٹا رکھا گیا تھا۔ خواتین کے کالج اور سکولوں میں اساتذہ کی پوسٹوں پر خواتین کو ہی تعینات کیا جاتا ہے۔ جو clerical پوسٹیں مخصوص ہیں ان پر بھی خواتین کو ہی لایا جاتا ہے لیکن جو مالی، سکیورٹی گارڈ اور بیلدار کی پوسٹوں ہیں ان پر خواتین apply بھی نہیں کرتیں اس لئے درجہ چہارم کی کچھ پوسٹیں ایسی ہیں جن پر مرد حضرات ہی آتے ہیں۔ جتنے بھی اشتہارات آتے ہیں ان میں خواتین کے 33 فیصد کوٹے کا خیال رکھا جاتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! clerical post کی کیا definition ہے؟ clerical post میں چوکیدار آتا ہے نہ مالی آتا ہے بلکہ clerical post وہ ہوتی ہیں جنہوں نے آفس میں بیٹھنا ہوتا ہے۔ میرا سوال ہے کہ clerical post پر خواتین کو کیوں نہیں consider کیا جاتا ہے؟

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں نے جو ابھی ایوان کو apprise کیا ہے کہ clerical post میں خواتین کا 33 فیصد کوٹا پہلی دفعہ دیا گیا ہے۔ جتنی بھی advertisements آتی ہیں ان پر جتنی خواتین apply کرتی ہیں ان کی تعداد کم ہوتی ہے پوسٹیں اس سے زیادہ ہوتی ہیں اور اب ہم ان clerical post کی طرف بھی آرہے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ تین سال سے یہ کوٹا مخصوص کیا گیا ہے اور خواتین کی ترقی کے لئے جو خواب پنجاب کی خواتین کو دکھایا گیا ہے اس کو تیسرا سال ہے۔ آخری دو سالوں میں ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ پنجاب میں خواتین کی ترقی کے لئے ایک women package introduce کروایا جا رہا ہے لیکن مجھے تو کسی بھی جگہ پر وہ implement ہوا نظر نہیں آیا۔ ہم باہر کی بات تو بعد میں کریں گے ہمیں تو پنجاب اسمبلی کے اندر بھی ابھی تک women package کی کوئی شکل نظر نہیں آئی۔ آئینی طور پر اور نہ ہی قانونی طور پر نظر آئی جبکہ کسی ملک اور معاشرے کی ترقی کے لئے ایجوکیشن بنیادی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم بچیوں کے سکولوں میں خواتین کو oblige نہیں کر سکتے اور اُن کو اُن کا حق نہیں دے سکتے تو یہ خواتین کے ساتھ کتنی بڑی زیادتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میرا پہلے والا جو سوال ہے کہ خواتین کے سکول اور کالج میں مرد کو بطور ٹیچر بھرتی کیا گیا ہے تو پھر اس کا کیا جواب ہے؟ محکمہ کہہ رہا ہے کہ وہاں پر مرد کو بھرتی نہیں کیا گیا جبکہ ہمارے بہت سارے پرائیویٹ اور سرکاری سکول ایسے ہیں جہاں پر مرد ٹیچر موجود ہیں۔ اگر محکمہ اس طرح سے غلط جواب دے گا اور اس معزز ایوان کے ساتھ اس طرح کا مذاق کرے گا بے شک منسٹر صاحب بہت competent ہیں اور ہمیں بہت اچھے طریقے سے تمام سوالوں کے جواب دینے کی کوشش بھی کر رہے ہیں لیکن کم از کم اپنے محکمے کو اتنا کنٹرول میں رکھیں کہ جو سوال پوچھا جائے اس پر ایوان کو گمراہ نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس کے اندر میں صرف اتنا کہوں گا کہ محترمہ نشاندہی کر دیں کہ جہاں پر خواتین کے سکولوں کے اندر اگر کوئی مرد ٹیچرز ہیں تو ہم بالکل اس کو دیکھیں گے اور وہاں پر کوشش کریں گے کہ خواتین اساتذہ کو تعینات کریں لیکن as such محکمے کی جتنی بھی working ہے اس میں اس طرح کی کوئی چیز ابھی تک سامنے نہیں آئی۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ Question hour is over now.

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: گرلز ہائی / مڈل سکولوں میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کی تفصیلات

*166: جناب اعجاز خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل ٹاؤن، ٹاؤن شپ، جوہر ٹاؤن، ماڈل ٹاؤن اور گرین ٹاؤن لاہور میں کل کتنے گرلز ہائی / مڈل سکول ہیں، علیحدہ علیحدہ ٹاؤن وار تفصیل بیان کریں؟

(ب) ان سکولوں میں کل کتنی ایس ایس ٹی سائنس کی اسامیاں کب سے خالی ہیں، علیحدہ علیحدہ ٹاؤن و سکول وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت ان اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع لاہور، ٹاؤن شپ، جوہر ٹاؤن، ماڈل ٹاؤن، گرین ٹاؤن میں کل 15 گرلز سکولز ہیں ان میں 4 مڈل اور 11 ہائی سکولز ہیں۔ ٹاؤن وار لسٹ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ایس ایس ٹی سائنس کی خالی اسامیاں صرف تین ہیں۔ لسٹ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایس ایس ٹی سائنس کی خالی اسامیوں کو نئی بھرتی کے ذریعے جلد پر کر دیا جائے گا۔

ضلع چنیوٹ: گرلز پرائمری سکولوں کو اپ گریڈ کرنے کا معاملہ

*615: جناب محمد ثقلین انور سپرا: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 247، ج۔ ب گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 198، ج۔ب اور گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 197، ج۔ ب تحصیل بھوانہ ضلع چنیوٹ کی بچیوں کی تعلیم کے حصول کے لئے ان چکوک میں کوئی مڈل سکول نہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ان مذکورہ بالا تینوں سکول جو مختلف علاقوں میں واقع ہیں انہیں حکومت کب تک گرلز مڈل سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے کہ ان علاقوں میں ابھی تک کوئی گرلز مڈل سکول نہ ہے۔

(ب) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 198 اور 247 ج ب تحصیل بھوانہ ضلع چنیوٹ اپ گریڈیشن کے لئے فی الحال فیزیبل نہیں ہیں البتہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 197 ج ب کی اپ گریڈیشن کے لئے کارروائی زیر عمل ہے۔

ضلع چنیوٹ: گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول چک نمبر 203 کی اپ گریڈیشن کا معاملہ

*616: جناب محمد ثقلین انور سپرا: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول چک نمبر 203 تحصیل بھوانہ ضلع چنیوٹ کی بچیاں مڈل تک تعلیم حاصل کر رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق پورے پنجاب میں ہر یونین کونسل کی سطح پر بچیوں کی تعلیم کے لئے ایک گرلز ہائی سکول قائم کیا جانا ضروری ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اپنی پالیسی پر عملدرآمد کرتے ہوئے مذکورہ سکول کو اپ گریڈ کر کے ہائی سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے کہ اس سکول میں بچیاں مڈل تک تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

(ب) درست ہے۔ ہر یونین کونسل کی سطح پر ایک گرلز ہائی سکول ہونا ضروری ہے۔

(ج) مذکورہ سکول کی اپ گریڈیشن کے لئے کارروائی زیر عمل ہے۔ مالی سال 15-2014 میں اس سکول کی اپ گریڈیشن کر دی جائے گی۔

راولپنڈی: پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت سکولوں کو ملنے والی امداد کی تفصیلات

*619: محترمہ ثوبیہ انور ستی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

سال 13-2012 کے دوران راولپنڈی شہر کے کن سکولوں کو پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت امداد فراہم کی گئی، ان سکولوں کو ملنے والی امداد کی علیحدہ علیحدہ تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

سال 13-2012 کے دوران راولپنڈی شہر کے درج ذیل 9 سکولوں کو پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت امداد دی گئی۔

-1	شعور ماڈل سکول	-2	گرین لینڈ پبلک سکول
-3	ساجد آئیڈیل ماڈل سکول فار گرلز	-4	سواں مسلم سکول سہال
-5	جناح پبلک سیکنڈری سکول	-6	پاک چلڈرن پرائمری سکول
-7	ایسٹ وارڈ سکول سسٹم	-8	دی بیکن ہال پبلک ایلیمنٹری سکول
-9	البیرونی ماڈل سکول		

سکول وار تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع راولپنڈی: ہائی سکولوں کی تعداد و خالی اسامیوں کی تفصیلات

*620: محترمہ ثوبیہ انور ستی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع راولپنڈی کی تحصیل کہوٹہ اور کوٹلی ستیاں میں طلباء و طالبات کے کتنے ہائی سکول ہیں، نیز ان سکولوں میں خالی اسامیوں کی تعداد بمطابق سکول کیا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

ضلع راولپنڈی کی تحصیل کہوٹہ اور کوٹلی ستیاں میں طلباء و طالبات کے سکولوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

نام تحصیل	بوائزہائی / ہائر سیکنڈری سکولز	گرلزہائی / ہائر سیکنڈری سکولز
کوٹلی ستیاں	14	08
کہوٹہ	20	08

ان سکولوں میں خالی اسامیوں کی کل تعداد328ہے۔سکول وار تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب کے پرائیویٹ سکولوں میں عدالت کے فیصلہ پر عملدرآمد کی تفصیلات

*650: مخدوم سید مرتضیٰ محمود: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور ہائیکورٹ پرائیویٹ سکولز کے بارے میں فیصلہ دے چکی ہے کہ جہاں دو بھائی یا بہن اکٹھے پڑھتے ہوں گے ان میں سے ایک کی مکمل فیس معاف ہو گی ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پورے صوبے میں کہیں پر بھی اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا جو کہ کھلم کھلا عدلیہ کے احکامات کی توہین ہے ؟

(ج) کیا پنجاب حکومت مستقبل میں ان احکامات پر عملدرآمد کروانے کاارادہ رکھتی ہے،اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات بتائی جائیں ؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہوداحمد خان):

(الف) ہائیکورٹ کاایسا کوئی فیصلہ علم میں نہ آیا ہے۔

(ب) جواب جز(الف)"کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) اگر ہائیکورٹ کی طرف سے اس ضمن میں کوئی فیصلہ صادر ہوا تو اس پر ضرور عملدرآمد کروایا جائے گا۔

فیصل آباد: پی پی۔69کے سرکاری سکولوں کی تفصیلات

*670: میاں طاہر: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پی پی۔69(فیصل آباد) میں واقع سرکاری سکولوں کے نام بیان فرمائیں ؟

(ب) ان سکولوں میں خالی اسامیوں کی تفصیل عہدہ اور گریڈوار بتائیں ؟

(ج) کس کس سکول میں ہیڈماسٹر / ہیڈمسٹریس کی اسامیاں کب سے خالی ہیں ؟

(د) حکومت ان سکولوں میں خالی اسامیاں کب تک پُر کرنے کاارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔69 فیصل آباد میں واقع سرکاری سکولوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

	ہائر سیکنڈری سکولز	ہائی سکولز	ایلیمنٹری سکولز	پرائمری سکولز	کل تعداد
بوائز	01	03	02	07	13
گرلز	01	04	03	04	12
کل تعداد	02	07	05	11	25

سکولوں کی فہرست (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی۔69 فیصل آباد میں سرکاری سکولوں میں خالی اسامیوں کی فہرست (Annex-B,C,D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی پی۔69 فیصل آباد میں کسی بھی سرکاری سکول میں ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس کی اسامی خالی نہ ہے۔ سرٹیفکیٹ (Annex-E) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) خالی اسامیاں مستقبل قریب میں نئی تقرری کے ذریعے پُر کی جائیں گی۔

مظفر گڑھ: ہائی سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*693: **ملک احمد یار ہنجرا:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔251 مظفر گڑھ میں بوائز اور گرلز کے کتنے ہائی سکولز ہیں، تفصیل الگ الگ سکول وار فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔251 مظفر گڑھ میں بوائز اور گرلز کے ہائی سکولز کی تعداد آبادی کے مطابق ناکافی ہے؟

(ج) کیا حکومت پی پی۔251 مظفر گڑھ میں بوائز / گرلز کے مزید ہائی سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔251 مظفر گڑھ میں 08 بوائز اور 05 گرلز ہائی سکول ہیں سکول وار تفصیل درج ذیل ہے۔

مردانہ	زنانہ
1۔ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول کوٹ ادو۔	1۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول موچی والہ۔
2۔ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول کوٹ ادو نمبر 1۔	2۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پتل کوٹ ادو۔

3۔ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول کوٹ ادو نمبر 2۔
4۔ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول تونسہ بیراج۔
5۔ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول دائرہ دین پناہ۔
6۔ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول احسان پور۔
7۔ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول صالح والا
8۔ گورنمنٹ بوائز سکول یارے والا

3۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کوٹ ادو۔
4۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول دائرہ دین پناہ۔
5۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول احسان پور۔

(ب) آبادی کے لحاظ سے بوائز / گرلز ہائی سکولوں کی تعداد کافی ہے۔

(ج) چونکہ اس حلقہ میں آبادی کے لحاظ سے بوائز / گرلز ہائی سکولوں کی تعداد کافی ہے لہذا مزید سکول بنانے کی ضرورت نہ ہے۔

ضلع مظفر گڑھ: پی پی۔251 میں چار دیواری، بیت الخلاء سے محروم سکولوں کی تفصیلات

*694: **ملک احمد یار ہنجرا:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔251 ضلع مظفر گڑھ میں کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز ایسے ہیں، جن میں عمارات، چار دیواری، بیت الخلاء اور پینے کے پانی جیسی بنیادی سہولتیں نہ ہیں، تفصیل الگ الگ سکول وار فراہم کریں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔251 مظفر گڑھ میں تمام بوائز / گرلز ہائی و مڈل سکولز مطلوبہ سہولیات رکھتے ہیں۔ صرف گورنمنٹ ہائی سکول یارے والہ کی چار دیواری نہ ہے جسے جلد تعمیر کر دیا جائے گا۔ تاہم بوائز و گرلز پرائمری سکولز جو بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

بغیر عمارت سکولز (بوائز)

1۔ گورنمنٹ پرائمری سکول حیات دان والا
2۔ گورنمنٹ پرائمری سکول ٹیکی والا

بغیر عمارت سکولز (گرلز)

1۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چاہ بصیرہ
2۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کانجو والا
3۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول تاتارے والا

بغیر چار دیواری سکولز(بوائز)

1۔ گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول عبدالرحمان والا
2۔ گورنمنٹ پرائمری سکول حسام والا
3۔ گورنمنٹ پرائمری سکول ملک آباد نمبر1
4۔ گورنمنٹ پرائمری سکول شاہ والا
5۔ گورنمنٹ پرائمری سکول ملانے والا
6۔ گورنمنٹ پرائمری سکول خدا بخش والا
7۔ گورنمنٹ پرائمری سکول لون والا
8۔ گورنمنٹ پرائمری سکول راحموں والی

بغیر چار دیواری سکولز(گرلز)

1۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول اختر آباد
2۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول گڑھی قریشی
3۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول حافظ آباد
4۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کلاچی والا

(مذکورہ بالا سکولوں کی عمارت، چار دیواری کی تعمیر اور تمام بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لئے ADP 2013-14 میں ضلع ہذا کے لئے مجموعی طور پر 264.850 (M) فنڈز جاری ہوئے ہیں جن سے مذکورہ سکول کی missing facilities پوری کر دی جائیں گی۔)

(ب) جواب جز(الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

صوبہ میں سیلاب سے سکولوں کی عمارات کو پہنچنے والے نقصان کی تفصیلات

*708: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیلاب 2010 میں پنجاب میں کل کتنے پرائمری، مڈل، ہائی سکولوں گرلز و بوائز کو نقصان پہنچا ہے؟

(ب) بجٹ 2010-11 تا 2012۔13 میں کتنی رقم ان سکولوں کی تعمیر و مرمت کے لئے رکھی گئی اور کتنی خرچ کی گئی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) سیلاب2010 کے دوران پنجاب کے18 اضلاع میں کل3350 سکولوں کی عمارات کو نقصان پہنچا ان میں2825 پرائمری،345 ایلیمنٹری اور180 ہائی و ہائر سیکنڈری سکول شامل ہیں۔ متاثرہ سکول کی ضلع وار تفصیل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال2010-11 تا2012-13 سکولوں کی بحالی کے لئے138.846 ملین روپے دیئے گئے اور ان میں سے اب تک117.888 ملین تعمیر و مرمت پر خرچ ہو چکے ہیں۔

فروغ تعلیم کے لئے شروع کئے گئے منصوبوں کی تفصیلات

*715: باؤ اختر علی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت پنجاب نے2008 سے2012 تک فروغ سکولز ایجوکیشن کے کون کون سے منصوبے شروع کئے؟

(ب) ان منصوبوں کے لئے مالی سالوں کے مطابق جو بجٹ مختص کیا گیا اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) 2008 تا2012 سے فروغ سکولز ایجوکیشن کے لئے ایک ادارہ پروگرام مانیٹرنگ اینڈ امپلیمنٹیشن یونٹ کام کر رہا ہے جو2008 سے تا حال ایک منصوبے پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارم پروگرام پر عملدرآمد جاری رکھے ہوئے ہے۔

(ب) مالی سال2008 تا2012 اور2012-13 کے دوران اس منصوبے پر جو بجٹ مختص کیا گیا اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	مالی سال	مختص شدہ رقم (روپے)
1	2008-09	9,507,820,000
2	2009-10	9,015,000,000
3	2010-11	6,023,551,000
4	2011-12	6,381,536,000
5	2012-13	7,094,085,000

ضلع خوشاب، گرلز مڈل سکول کو ہائی کا درجہ دینے کی تفصیلات

*732: ملک محمد جاوید اقبال اعوان: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موضع مردوال ضلع خوشاب کے گرلز مڈل سکول کو ہائی کا درجہ کب دیا گیااور اس پر اب تک کتنے اخراجات آئے ہیں؟

(ب) گرلز ہائی سکول مردوال کی بلڈنگ کب مکمل ہوئی؟

(ج) اس سکول کی کلاسوں کا اجراء کب ہوا ہے، اگر نہیں ہوا تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) موضع مردوال خوشاب کے گرلز مڈل سکول کو15-07-2013 سے ہائی سکول کا درجہ دے دیا گیا ہے اور اب تک 3.749 ملین خرچ ہو چکے ہیں۔

(ب) مذکورہ گرلز ہائی سکول مردوال کی بلڈنگ 16.02.2012 کو مکمل ہو چکی ہے۔

(ج) اس سکول میں کلاسوں کا اجراء نہ ہو سکا ہے کیونکہ 8th کلاس کا رزلٹ 03/2013 میں آیا تھا اور اسامیوں کی منظوری 15.07.2013 کو ہوئی جس کی وجہ سے سکول میں 8th کلاس کے بچوں کا داخلہ نہ ہو سکا تاہم اعلان کروادیا گیا ہے کہ 16-09-2013 سے داخلہ جاری ہے۔

ضلع خوشاب: موضع دھدھڑ کے گرلز پرائمری سکول کو مڈل کا درجہ دینے کی تفصیلات

*733: ملک محمد جاوید اقبال اعوان: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موضع دھدھڑ خوشاب کے گرلز پرائمری سکول کو مڈل کا درجہ کب دیا گیا ہے؟

(ب) اس کی عمارت کی تعمیر کا کام کب سے شروع ہے اور اس پر آج تک کتنی لاگت آچکی ہے؟

(ج) مڈل سکول میں کلاسوں کا اجراء کب سے ہو رہا ہے؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) موضع دھدھڑ خوشاب کے گرلز پرائمری سکول کی عمارت زیر تعمیر ہے مکمل ہونے کے بعد مڈل کا درجہ دیا جائے گا۔

(ب) اس مذکوہ سکول کی تعمیر کا کام 29.04.09 سے شروع ہوا اور اب تک اس کی تعمیر پر 0.799 ملین خرچ ہو چکے ہیں۔

(ج) کلاسوں کا اجراء عمارت کی تعمیر اور PC-IV پر کام مکمل ہونے کے بعد بلڈنگ محکمہ تعلیم کے حوالے ہونے پر محکمہ فنانس سے پوسٹوں کی منظوری کے بعد ہو سکے گا۔

راولپنڈی: پی پی۔8 میں بوائز و گرلز ہائی سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*758: ملک تیمور مسعود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔8 راولپنڈی میں موجود بوائز اور گرلز ہائی سکولوں کی تعداد کیا ہے اور ان میں سے کتنے سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے؟

(ب) مذکورہ سکولوں میں اساتذہ کی تعداد کتنی ہے نیز ان میں کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔8، راولپنڈی میں کل بوائز و گرلز ہائی سکولز کی تعداد 9 ہے جن میں سے پانچ بوائز اور چار گرلز سکولز ہیں۔ایک بوائز گورنمنٹ انجمن اسلامیہ کو ایلیمنٹری سے ہائی سکول کا درجہ دیا گیا ہے۔

(ب) مذکورہ سکولوں میں منظور شدہ اساتذہ کی کل تعداد 185 ہے جبکہ اساتذہ کی خالی اسامیوں کی تعداد 7 ہے۔سکول وار بوائز و گرلز ہائی سکولوں میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (الف و ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

راولپنڈی: گورنمنٹ بوائز ہائی سکول گڑھی افغاناں کے مسائل کی تفصیلات

*759: ملک تیمور مسعود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول گڑھی افغاناں تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں طلباء کے لئے فرنیچر نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ تعلیم کے احکامات کے مطابق پہلی سے دسویں کلاس کے طلباء کو مفت کتابیں فراہم کرنا ضروری ہے، مگر مذکورہ سکول میں ابھی تک پانچویں اور دسویں کلاس کو کتابیں مہیا نہیں کی گئیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں طلباء کو کمپیوٹر کی تعلیم دینے کے لئے 16 عدد کمپیوٹر تو موجود ہیں مگر تا حال انہیں چلانے والا کوئی استاد نہ ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول میں طلباء کی ضرورت کے مطابق فرنیچر، کتابیں مہیا کرنے اور کمپیوٹر اساتذہ تعینات کرنے کو تیار ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے گورنمنٹ بوائز ہائی سکول گڑھی افغاناں تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی میں طلباء کے زیر استعمال 50 عدد تین نشستی ڈیسک / بنچ 40 عدد کرسیاں اس کے علاوہ ٹاٹ / چٹائی کی سہولت بھی موجود ہے۔

(ب) کتابوں کی مفت فراہمی درست ہے لیکن یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ سکولوں کو پانچویں اور دسویں کلاس کی کتابیں مہیا نہیں کی گئیں۔

(ج) درست ہے۔ سکول ہذا میں 16 عدد کمپیوٹر موجود ہیں البتہ کمپیوٹر استاد کی تقرری نئے اساتذہ کی بھرتی ہونے پر کر دی جائے گی۔

(د) فرنیچر اور کتابوں کے متعلق جز (الف وب) میں وضاحت کر دی گئی ہے البتہ کمپیوٹر استاد کی تقرری نئے اساتذہ کی بھرتی ہونے پر کر دی جائے گی۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پی پی۔87 میں سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*806: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔87 ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے گرلز و بوائز پرائمری، مڈل اور ہائر سیکنڈری سکول ہیں نیز یہ سکول کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) پی پی۔87 میں مذکورہ گرلز سکولوں کی نامکمل چار دیواری، ٹائلٹ بلاک اور فرنیچر کے حوالے سے سکول وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا حکومت سکولوں میں نامکمل چار دیواری، ٹائلٹ بلاک اور فرنیچر جیسی missing facilities کو پورا کرنے کے لئے کام کیا جا رہا ہے تو یہ کام کب تک مکمل ہو جائے گا، اگر ابھی کام شروع نہیں کیا گیا تو حکومت کب تک کام شروع کرنے اور ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔87 ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گرلز و بوائز پرائمری، مڈل، ہائی، اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

گورنمنٹ گرلز پرائمری سکولز	60	گورنمنٹ بوائز پرائمری سکولز	50
گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکولز	24	گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری سکولز	21
گورنمنٹ گرلز ہائر اور ہائی سکولز	25	گورنمنٹ بوائز ہائر اور ہائی سکولز	17
میزان:	109	+	88

حلقہ پی پی۔87 کے جن علاقہ جات میں مذکورہ سکولز واقع ہیں ان کی تفصیل ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔87 میں گرلز سکولوں کی چار دیواری، ٹائلٹ بلاک، اور فرنیچر وغیرہ کی تفصیل ضمیمہ (بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مالی سال 14-2013 حکومت پنجاب نے ڈویلپمنٹ پروگرام ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے 252.000/- ملین روپے مختص کئے ہیں۔ جن میں سے 63.000/- ملین روپے برائے missing facilities چار دیواری، بجلی، ٹائلٹ بلاک اور پینے کا پانی کے لئے رقم جاری کر کے کام شروع کر دیا ہے تفصیل ضمیمہ (سی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، دوسری سکیموں کی identification کی جا رہی ہے۔

لاہور: پی پی۔160 میں سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*847: ملک سیف الملوک کھوکھر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔160 لاہور میں لڑکوں اور لڑکیوں کے کل کتنے پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) لڑکوں اور لڑکیوں کے ہر سکول کے مطابق طلباء کی تعداد اور عملہ کی تعداد گریڈ وار بیان کی جائے؟

(ج) لڑکوں اور لڑکیوں کے مذکورہ سکولوں میں سے مالی سال 14-2013 میں کس کس سکول کو اپ گریڈ کیا جا رہا ہے، اگر جواب اثبات میں ہے تو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی-160 لاہور میں لڑکوں اور لڑکیوں کے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز کی تعداد 111 ہے جبکہ کوئی ہائر سیکنڈری سکول نہ ہے۔ یہ سکول پی پی-160 رائیونڈ میں واقع ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے

پرائمری سکولز	–	مڈل سکولز	–	ہائی سکولز	–	ہائر سیکنڈری سکولز	–	ٹوٹل سکولز
گرلز	بوائز	گرلز	بوائز	گرلز	بوائز	گرلز	بوائز	
39	37	10	03	12	10	–	–	111

(ب) لڑکے اور لڑکیوں کے ہر سکول میں طلباء کی تعداد اور عملہ کی گریڈ وار تعداد درج ذیل ہے۔ البتہ طلباء کی تعداد اور عملے کی گریڈ وار ہائی، مڈل اور پرائمری سکول کی تفصیل بالترتیب (Annex-B, C اور D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ہائی	----	مڈل	---	پرائمری	---	ٹوٹل	---	کل میزان
گرلز	بوائز	گرلز	بوائز	گرلز	بوائز	گرلز	بوائز	----
8638	21154	2971	1500	6254	7671	17863	21325	39188

Total	Class IV	Clerk	PST.	PST.	PST.	PST.	AT/OT/PET	EST	SST.	H.M.	Sr.H.M
	BS.1	BS.7	09	10	11	12	BS-14	BS.15	BS.16	BS.17	BS.18
1163	151	18	506	06	02	57	288	01	112	11	11

(ج) سال 2013-14 میں مذکورہ سکولوں میں سے کسی سکول کو اپ گریڈ کرنے کی تجویز زیر غور نہ ہے۔

ضلع لاہور: رجسٹرڈ کئے گئے پرائیویٹ سکولز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*862: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا پرائیویٹ سکولوں کا رجسٹرڈ ہونا ضروری ہے؟

(ب) کون سی اتھارٹی پرائیویٹ سکولوں کو رجسٹرڈ کرنے کی مجاز ہے؟

(ج) سال 2012-13 کے دوران ضلع لاہور میں کتنے پرائیویٹ سکول رجسٹرڈ کئے گئے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) Punjab Private Educational Institution (Promotion & Regulation) Rules 1984 کے تحت پرائیویٹ سکول کا رجسٹرڈ ہونا ضروری ہے۔

(ب) ضلع میں ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ایجوکیشن) پرائیویٹ سکولوں کو رجسٹرڈ کرنے کی مجاز اتھارٹی ہے۔

(ج) سال2012-13کے دوران ضلع لاہور میں228پرائیویٹ سکول رجسٹرڈ کئے گئے جن کی تفصیل ضمیمہ(اے)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: سال2012-13میں سکولوں کی مرمت و تعمیر کے لئے مختص کی گئی رقم کی تفصیلات

*866: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور مالی سال13۔2012میں سکولوں کی مرمت اور تعمیر کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ب) سکولوں کی مرمت اور تعمیر/از سر نو تعمیر کے لئے سال13۔2012کے دوران کل کتنی رقم جاری کی گئی؟

(ج) اس وقت کون کون سے سکولوں کی بلڈنگ زیر تعمیر/از سر نو تعمیر یا زیر مرمت ہیں؟

(د) کتنے سکولوں کی تعمیر/از سر نو تعمیر اور مرمت کا کام مکمل ہو چکا ہے، تفصیلات سے معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) لاہور میں سال2012-13کے دوران سکولوں کی مرمت اور تعمیر کے لئے271.632ملین روپے مختص کئے گئے۔

(ب) سال2012-13کے دوران سکولوں کی مرمت اور تعمیر/از سر نو تعمیر کے لئے 188.219ملین رقم جاری کی گئی۔

(ج) اس وقت15سکولوں کی بلڈنگ زیر تعمیر/از سر نو تعمیر ہیں ان کی تفصیل ضمیمہ(اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس وقت تک32سکولوں کی تعمیر اور مرمت/از سر نو تعمیر کا کام مکمل ہو چکا ہے جس کی تفصیل ضمیمہ(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل جہلم: سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*884: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل جہلم میں کتنے بوائز اور گرلز پرائمری، مڈل/ہائی/ہائر سیکنڈری سکول ہیں؟

(ب) ان تمام سکولز میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) حکومت کب تک ٹیچرز کی کمی پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) تحصیل جہلم میں بوائز اور گرلز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد 520 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سکول لیول	بوائز	گرلز	ٹوٹل
پرائمری	197	175	372
مڈل	59	39	98
ہائی	23	23	46
ہائر سیکنڈری	01	03	04
میزان	280	240	520

(ب) مندرجہ بالا سکولوں میں خالی اسامیوں کی تعداد 229 ہے۔

(ج) سال 2013 میں جاری کی گئی ریکروٹمنٹ پالیسی کے تحت ان خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

ضلع فیصل آباد: چک نمبر 388 گ۔ب کے مڈل سکول کی اپ گریڈیشن کا مسئلہ

*1017: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یو سی 124 چک نمبر 388 گ ب سمندری ضلع فیصل آباد میں مڈل سکول برائے گرلز کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکول کی عمارت انتہائی خستہ حال ہے؟

(ج) اس عمارت کی مرمت آخری دفعہ کب کی گئی اور اس پر کتنے اخراجات آئے، اس کی تفصیل لف کریں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ کی اکثر بچیوں کو 9th اور 10th کے لئے سمندری جانا پڑتا ہے جو خصوصاً بچیوں کے لئے انتہائی مشکل ہے؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ مسئلہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے گورنمنٹ مڈل سکول برائے خواتین کو ہائی سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہوداحمد خان):

(الف) یو سی124 چک نمبر388 گ ب سمندری ضلع فیصل آباد میں گورنمنٹ گرلزمڈل سکول 1968 میں قائم ہوا۔

(ب) مذکورہ سکول کی عمارت آٹھ کمروں پر مشتمل ہے جن میں چار عدد کمروں کی حالت خستہ حال ہے جنہیں گرانے کے لئے نیلامی کروادی گئی ہے۔

(ج) اس عمارت کی مرمت آخری دفعہ جنوری ، فروری13-2012میں ہوئی اور اس پر -/4,00,000روپے کی رقم خرچ ہوئی۔ تفصیل ضمیمہ (اے)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) درست ہے۔

(ہ) جی ہاں!فیزیبلٹی رپورٹ / فنڈز کی دستیابی پر سکول کو ہائی کا درجہ دیا جائے گا۔

گوجرانوالہ: سکولوں کی تعمیر وسٹاف کی منظوری کی تفصیلات

*1023: جناب عبدالرؤف مغل: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول رتہ باجوہ گوجرانوالہ اور گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول نزد قبرستان رتہ باجوہ کی تعمیر کب مکمل ہوئی،ان سکولوں کے لئے فرنیچر اور سٹاف کی منظوری کس مرحلے میں ہے اور کلاسز کا آغاز کب تک ہو جائے گا؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہوداحمد خان):

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول رتہ باجوہ کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور عمارت کا تکمیلی سرٹیفکیٹ PC-IVاورBM16 جناب انڈر سیکرٹری(SNE)سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ لاہور کو مورخہ24.06.2013زیر نمبر5455 بھیجا جا چکا ہے۔ سیکشن آفیسر(SNE)سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو مطلوبہ پوسٹوں کی منظوری کے لئے لیٹر نمبرSO(SNE)GRW/2012 مورخہ13-07-16 جاری کر دیا ہے۔کاپی(Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، سٹاف مہیا ہونے پر کلاسز کا آغاز کر دیا جائے گا۔

گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول رتہ باجوہ کی عمارت کا تکمیلی سرٹیفکیٹ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے وصول نہ ہوا ہے۔یعنی بجلی کے میٹر کی تنصیب اور سپلائی کا کام باقی ہے۔ جو نہی

عمارت مکمل ہو کر handover کی جائے گی اس کا کیس (SNE) کے لئے بھیج دیا جائے گا اور فنڈز کی دستیابی پر فرنیچر کی خریداری کا عمل شروع کر دیا جائے گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

انتظامیہ کی غفلت کی وجہ سے شیخ زید ہسپتال کے سامنے گھنٹوں ٹریفک بلاک ہونے سے مریضوں، طلباء اور مسافروں کو پریشانی کا سامنا

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آج لاہور میں ایک انتہائی افسوسناک واقعہ ہوا ہے جس کی وجہ سے لاکھوں لوگ سارا دن اپنی گاڑیوں میں پھنسے رہے، ہزاروں students اپنے گھر پہنچ کر کھانا نہیں کھا سکے، درجنوں ایمبولینس نہر کے اوپر اور شیخ زید ہسپتال کے سامنے گارڈن ٹاؤن میں پھنسی رہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو کچھ آج ہوا ہے کسی بھی اتنے بڑے شہر میں کسی مہذب ملک میں اس کا تصور نہیں کیا جا سکتا کہ ایک ایسا شہر جو ہمارا provincial capital ہے وہاں پر 10، 20 اور 50 طلباء باہر نکلتے ہیں اور آ کر بسوں کو جلاتے ہیں، وہاں دندناتے ہیں، وہاں سے گاڑیوں کی چابیاں نکالتے ہیں، ٹریفک جام ہوتی ہے، لاکھوں لوگ دربدر کی ٹھوکریں کھاتے ہیں اور آٹھ گھنٹے تک پورا جنوبی لاہور مفلوج رہتا ہے۔ وہ میرا حلقہ انتخاب ہے، وہاں پر ایمبولینسوں کے اندر دو تین اموات ہوئی ہیں۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ یہ حکومت جو کروڑوں اور اربوں روپیہ پولیس پر لگا رہی ہے، اتنی بھاری رقم پر ہم نے پوری فوج بھرتی کی ہوئی ہے اگر یہ پچاس طلباء کو نہیں سنبھال سکتے تو یہ پورا ملک کیسے سنبھالیں گے، یہ ڈاکوؤں سے کیسے نمٹیں گے؟ یہ انتہائی افسوسناک بات ہے کہ یہ جو ہزاروں کی نفری بتاتے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ ناکوں پر لاہور کے شہریوں کی تذلیل کی جاتی ہے۔ یہ درجنوں نہیں بلکہ سینکڑوں ناکے لگے ہوئے ہیں۔ VVIP duties پر چار چار روٹ لگے ہوئے ہیں۔ یہ پرائم منسٹر کا روٹ ہے، یہ چیف منسٹر کا روٹ ہے اور یہ ان کی فیملی کا روٹ ہے اور ہزاروں اہلکاران روٹ پر لگے ہوئے ہیں ان کے اندر اتنی اہلیت نہ ہے کہ جس طرح سے بھی جتنی جلد ہو سکے وہاں پر ٹریفک کے سسٹم کو بحال کرتے۔ یہ بڑی دفعہ پہلے بھی ہو چکا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ لاہور میں جتنے بھی ذمہ داران ہیں یہاں پر جو لاء اینڈ

آرڈر جیسا کہ CCPO، SSP اور DIG Operation ہیں ان سب کو resign کرنا چاہئے اور حکومت کو انہیں dismiss کرنا چاہئے۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ پورا دن لاہور مفلوج ہو کر رہ جائے۔ وہ ایسا ایریا ہے کہ جہاں پانچ ہسپتال ہیں، شیخ زید ہسپتال، انمول کینسر ہسپتال، ڈاکٹرز ہسپتال، جناح ہسپتال، شوکت خانم کینسر ہسپتال اور وہاں پر درجنوں تعلیمی ادارے ہیں۔ میں آج اس ایوان کے توسط سے پنجاب کے حکمرانوں سے مطالبہ کرتا ہوں کہ خدا کے لئے آپ لاہور میں جہاں اربوں روپے لگا رہے ہیں وہاں پر ایک فلائی اوور بنا دیں تاکہ یہ جو سینکڑوں لوگ روز شیخ زید ہسپتال والی روڈ کے پل پر پریشان ہوتے ہیں۔ یہ ازحد ضروری ہے کہ ہنگامی بنیادوں پر وہاں انڈر پاس اور فلائی اوور تعمیر کیا جائے تاکہ جو تماشا آج ہوا ہے وہ تماشا دوبارہ repeat نہ کیا جا سکے۔ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ تمام پولیس افسران جن کے ذمے وہ ایریا ہے ان کو فی الفور suspend کیا جائے اور اس واقعہ کی انکوائری کرائی جائے کہ لاہور کے لاکھوں لوگ کیوں پریشان رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کے سامنے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو آج کا واقعہ ہوا ہے جس کی طرف قائد حزب اختلاف نے نشاندہی کی ہے۔ قائد حزب اختلاف ہمارے لئے بہت قابل احترام ہیں لیکن کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ جن پر Rule of Law اور میرٹ کی بات جب کی جائے تو اس پر عمل بھی ہونا چاہئے۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی کے اندر پچھلے دنوں تمام چینلز پر دیکھا ہو گا کہ وہ اساتذہ جو تعلیم دیتے ہیں ان کے ساتھ جس طرح ناروا رویّہ اختیار رکھا گیا اور جس طرح ان کو کمروں میں بند کیا گیا اور جس طرح ان کو جان سے مارنے کی کوشش کی گئی۔ یہ دنیا کے کس ملک میں ہوتا ہے کہ تعلیم کے نام پر سیاست کی جائے اور تعلیم کے نام پر اس طرح کی حرکات کی جائیں؟ اس پر حکومت پنجاب کا مؤقف بڑا واضح ہے جن لوگوں نے قانون کو ہاتھ میں لیا ہے ان کے خلاف 78A کے پرچے ہوئے ہیں جب ان کو گرفتار کیا گیا، آپ یہ بھی ذہن میں رکھئے گا کہ پنجاب یونیورسٹی کے ہاسٹل ہی تھے جہاں سے کالعدم تنظیم سے تعلق رکھنے والے لوگ برآمد ہوئے، state with in state بنانے کی اجازت کبھی بھی نہیں دی جا سکتی اور ان تعلیمی اداروں کو ہم نے سنٹرز آف ایکسیلینس بنانا ہے تو اس پر قانون کی حکمرانی کے لئے جہاں تک بھی جانا پڑا ہم جائیں گے۔ میں یہاں پر اس معزز ایوان کے ذریعے تمام اپنے بہنوں، بھائیوں اور معزز ممبران سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر آپ کہیں پر دیکھیں کہ ہم نے کوئی زیادتی کی ہے تو بالکل اس پر آپ انگلی اٹھائیں لیکن اگر ہم

یونیورسٹیوں کے اندر سے غنڈہ گرد عناصر کو ختم کرنا چاہ رہے ہیں تو اس پر irrespective of the divide ہم سب کو مل کر اس کے خلاف کھڑے ہونا چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ وزیر موصوف نے بڑا اچھا گول مول سا جواب دیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ دس گھنٹے پورا لاہور چونک رہا ہے، بھائی! آپ کے جو ٹریفک وارڈن ہیں اور لاہور میں ٹریفک کے انچارج ہیں، جو پولیس کے انچارج ہیں جن کی ذمہ داری تھی کہ اس ٹریفک flow کو بحال کرتے۔ دس گھنٹے تک جو وہاں پر تماشا بنا رہا ہے ان کے ذمہ داران کو تو آپ suspend کریں، آپ ان لوگوں کو کیوں protect کر رہے ہیں آپ یہاں کہیں کہ ہم ان کو suspend کرتے ہیں اور اس کی انکوائری کروائیں گے تاکہ آئندہ جو لوگ وہاں تعینات ہیں ان کو کان ہوں کہ یہ sensitive area ہے اور ہمیں یہاں پر alert ہو کر ڈیوٹی دینی ہے۔ ایک آدھ گھنٹہ تو سمجھ میں آسکتا ہے کہ آپ کے پاس کرینیں نہیں ہیں، آپ اس کے alternative routes نہیں بنا سکے لیکن دس گھنٹے تک شہر کا وہ پورا ایریا مفلوج رہا ہے۔ میرا وہ حلقہ انتخاب ہے مجھے درجنوں لوگوں کی طرف سے وہ لعن طعن ہوئی ہے کہ آپ اسمبلی کے اجلاس میں ہیں یہاں ہمارے بچے پانچ بجے تک گاڑیوں میں بیٹھے رہے ہیں اور وہ کھانا نہیں کھا سکے۔ یہ اعلان کریں کہ ہم ذمہ داران کو suspend کرتے ہیں تاکہ آئندہ لوگ اپنی ڈیوٹی صحیح طرح سے سرانجام دیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ جماعت یا طلباء کی وہ تنظیم جس نے سڑک کو بلاک کیا، لاہور میں دفعہ 144 لگی ہوئی ہے، وہاں پر بس جلائی گئی ہے، وہاں پر گاڑیوں کی چابیاں چھین کر لوگوں کو مجبور کیا گیا اور ان کی گاڑیوں سے روڈ بلاک کیا گیا۔ اس وقت لاہور کی عوام کے جذبات ان لوگوں کے خلاف ہیں جنہوں نے قانون کو ہاتھ میں لیا، قانون نافذ کرنے والے ادارے ہیں، میں چونکہ اس سارے process کو خود مانیٹر کر تا رہا ہوں کہ یہ جو قانون نافذ کرنے والے ادارے ہیں اگر ان کا پچھلے دو دن کا ریکارڈ دیکھیں تو جس طرح سے انہوں نے ان غنڈہ گرد عناصر پر ہاتھ ڈالا ہے اور آہنی ہاتھ سے ان سے نمٹا جا رہا ہے یہ اس کا reaction ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ لاہور کی عوام اس لڑائی اور اس جنگ میں ہمارے ساتھ ہیں۔ یہ کسی جماعت کی بات نہیں ہے ہم سب اس کے خلاف ہیں، غنڈہ گردی ایجوکیشن انسٹیٹیوشن کے اندر نہیں ہونی چاہئے اس پر ہمیں مل کر آواز اٹھانی چاہئے اور آج جو لاہور کے عوام کا راستہ روکا گیا جن لوگوں نے روکا اس کی بھی CCTV۔۔۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ آپ تشریف رکھیں۔آپ کی بڑی مہربانی، ان کو بات کرنے دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس کی بھی CCTV footage لے لی گئی ہے ان عناصر کے خلاف بھی آج رات کارروائی ہوگی۔(نعرہ ہائے تحسین)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب میرے خیال میں Call Attention Notices لیتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ایک منٹ کی بات ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے Call Attention Notices کا اعلان کر دیا ہے۔اس کے بعد آپ کو موقع دیں گے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! آپ مجھے تو موقع دیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں جناب، محترمہ! آپ بھی تشریف رکھیں۔ میاں طارق محمود صاحب کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔جی، پڑھئے گا۔

گجرات: دہشت گردوں کے ہاتھوں چھ افراد کے قتل کی تفصیلات

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 8۔ستمبر 2013 روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کی خبر کے مطابق گجرات تھانہ کنجاہ کے گاؤں جسوکی میں موٹر سائیکل سوار دہشت گردوں نے پیر پھول سمیت اس کے 6 رشتہ داروں کو فائرنگ کرکے ہلاک کر دیا اور فرار ہو گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پیر صاحب نماز جمعہ کے بعد اپنے ڈیرے پر بیٹھے ہوئے تھے؟

(ج) حکومت نے اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: رانا صاحب! توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 200 ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 200 ہے۔اس کے جز (الف) کا جواب 'درست ہے۔' یہ incident ہوا ہے، یہ target killing incident تھا اور یہ بھی درست ہے کہ مقتول پیر صاحب نماز جمعہ ادا کرنے

کے بعد اپنے ڈیرے پر بیٹھے ہوئے تھے تو اس سلسلہ میں اس مقدمہ کی ایک comprehensive investigation عمل میں لائی گئی ہے اس کے علاوہ جتنے بھی دہشت گردی کے cases ہیں ان کے لئے صوبائی سطح پر ایک joint investigation team جو ہے وہ under the supervision of Additional IG(CTD) بنائی گئی ہے۔ اس میں کچھ لوگوں کو شامل تفتیش کیا گیا ہے۔ مختلف لوگوں کا موبائل فون ڈیٹا لیا گیا ہے، مقتولین کا بھی لیا گیا ہے جو ان کو پہلے سے threats وغیرہ موصول ہو رہے تھے، اس سلسلے میں کسی حد تک ان عناصر کی نشاندہی ہوئی ہے جو نہ صرف اس مقدمے بلکہ اس region میں جو پے در پے دہشت گردی کی وارداتیں پچھلے تقریباً آٹھ نو ماہ میں ہوئی ہیں/ان کی نشاندہی ہوئی ہے اور اس بارے میں Law Enforcing Agencies بھرپور طریقے سے تفتیش کے عمل کو بھی اور ان کی گرفتاری کے عمل کو بھی آگے بڑھا رہی ہیں۔ انشاء اللہ جلد ان ملزموں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 203 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کی طرف سے ہے۔ محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ!۔۔۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! وہ موجود نہیں ہیں۔ کیا میں ان کے behalf پر پڑھ سکتی ہوں؟

جناب سپیکر: نہیں۔ .She is not present so it is disposed of اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 168 جناب شہزاد منشی کی طرف سے ہے۔ کیا آپ کے پاس اس کا جواب آ گیا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب میرے پاس موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی، پڑھ دیں۔

تھانہ شرقپور ضلع شیخوپورہ میں شہری کی پولیس تشدد سے ہلاکت و دیگر تفصیلات

(۔۔۔جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 168 جو جناب شہزاد منشی کی طرف سے ہے اس میں police custody میں

ہلاکت کی بات اُٹھائی گئی تھی تو اس سلسلے میں جوڈیشل انکوائری کے آرڈر ہو گئے ہیں۔Judicial inquiry is in progress.اس کی جو رپورٹ آئے گی اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

جناب شہزاد منشی:جناب سپیکر!اس حوالے سے میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر:.pending adjudicationآپ تشریف رکھیں۔

جناب شہزاد منشی:جناب سپیکر!میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ اب حل ہو چکا ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر! بہر حال اس کی جوڈیشل انکوائری ہو رہی ہے۔میرے علم میں بھی ہے کہ جوڈیشل انکوائری میں انہوں نےstatementدے دی ہے لیکن جب تک جوڈیشل انکوائری کی رپورٹ فائنل ہو کر نہیں آئے گی اس وقت تک کوئی حتمی بات نہیں کہی جا سکتی۔

جناب سپیکر:جی،اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر172ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔کیا اس کا جواب آگیا ہے؟

لاہور:نامعلوم موٹر سائیکل سواروں کی فائرنگ سے وکیل کے قتل کی تفصیلات

(۔۔۔جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر! جی،یہ ایک وکیل صاحب کی ہلاکت کا معاملہ تھا۔یہ درست ہے کہ یہ واقعہ ہوا اور اس کے اوپر مقدمہ نمبر 577/13،مورخہ 28-08-13بجرم 302/34تھانہ مصری شاہ درج ہوا اس کی تفتیش عمل میں لائی گئی۔ابتدائی طور پر اس کے متعلق یہ تھا کہ شاید یہ کوئیtarget killingہے لیکن بعد میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ یہ کوئیfamily disputeتھا اور مقتول کے پراپرٹی سے متعلقہdisputeاپنے ہی عزیزوں کے ساتھ چل رہے تھے تو اس لئے ان لوگوں کو بھی شامل تفتیش کیا گیا ہے اور بہت جلد اس مقدمے کو یکسو کر کے عدالت میں چالان پیش کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر:جی،بہت شکریہ

ڈاکٹر نوشین حامد:جناب سپیکر!میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ کھلی کچہری میں آئی جی صاحب کو 21۔نومبر2013کو اس کیapplicationجمع کروائی گئی تھی جس میں نامزد کیا گیا ہے اور ثبوت پیش کئے گئے ہیں مگر اس کے باوجود کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ہے بلکہ جو بیوہ ہے اس کو دھمکیاں مل رہی ہیں کہ اپنا کیس واپس لو نہیں تو تمہارے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اس کو نوٹ کریں اور مدعیوں کی پوری طرح سے مدد کریں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ رانا صاحب نے سُنا نہیں ہے، کیا میں اپنی بات repeat کر دوں؟

جناب سپیکر: رانا صاحب! کیا آپ نے سُن لیا ہے؟ میرے خیال میں وہ اپنے کسی حساب کتاب میں ہیں۔ (قہقہہ)

رانا صاحب! محترمہ نشاندہی کروا رہی ہیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/ قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انہوں نے جو کہا ہے میں نے نوٹ کر لیا ہے، میں اس پر نوٹس لوں گا۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب جناب ابوحفص محمد غیاث الدین کی تحریک استحقاق نمبر 10 ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے اور pending کی گئی تھی، کیا اس کا جواب آ گیا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/ قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ بھجوائی گئی ہے لیکن ابھی اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔ اس کو آپ جمعہ تک pending فرما دیں۔ میرا خیال ہے کہ اس وقت تک جواب آ جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ Kept pending till Friday.

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ شیخ علاؤالدین صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 21/13 ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے۔ کیا اس کا جواب آ گیا ہے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس کا جواب آ گیا تھا اور میں نے اس دن اس کا جواب پڑھ دیا تھا۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! نہیں۔ میں اس سے satisfy نہیں تھا۔ اس میں آپ نے کچھ instructions دی تھیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب! آپ نے کچھ چیزوں کا پتا کر کے اس کا دوبارہ جواب دینا تھا۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میری humble submission ہے کہ اس کو جمعہ تک pending کر دیں then I'll give the detailed answer.

MR SPEAKER: Ok. Kept pending till Friday.

اس کے بعد اگلی تحریک التوائے کار نمبر 459/13 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کی طرف سے ہے۔ کیا اس کا جواب آ گیا ہے؟

حلقہ پی پی۔222 ساہیوال کے دیہات حالیہ سیلاب سے شدید متاثر ہونے کی وجہ سے اہل علاقہ کو پریشانی کا سامنا

(---جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس کا جواب آ گیا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ یہ درست ہے کہ حالیہ دِنوں میں دریائے راوی سے اونچے درجے کا سیلاب گزرا ہے جس کا ڈسچارج 97870 کیوسک مورخہ 09-08-2013 کو پیمائش کیا گیا۔ حالیہ سیلاب کی وجہ سے موضع نتھو وسلی کی آبادی اور زرعی زمین کو نقصان پہنچا ہے۔ حکومت پنجاب لوگوں کو دریاؤں کے کناروں پر غیر قانونی طور پر آباد ہونے سے منع کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کرتی ہے۔ ان پر عملدرآمد کروانے کی ذمہ داری متعلقہ ضلعی حکومت کی ہے۔ مال مویشی اور مکانات و تعمیرات کے نقصانات کا تخمینہ لگانا اور ازالہ کرنا متعلقہ مقامی ضلعی حکومت PDMA اور Relief Commissioner کی ذمہ داری ہے۔ بیان کردہ علاقہ میں فی الحال کوئی جانی نقصان رپورٹ کیا گیا ہے نہ اس کا اندیشہ ہے۔ اس سلسلہ میں معزز وزیر اعلیٰ کے دفتر سے ایک ڈائریکٹو بھی موصول ہوا ہے جس پر مناسب کارروائی کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 464/13 جناب محمد عارف عباسی صاحب کی طرف سے ہے۔ اس کا جواب موصول ہو گیا ہے؟

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جی، جواب موصول ہو گیا ہے۔
جناب سپیکر: جواب پڑھ دیں۔

نالہ لئی راولپنڈی میں ڈوبتے ہوئے شخص کو بچاتے ہوئے ڈوبنے والے شخص کی نعش کی بازیابی کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش ہے کہ تحریک التوائے کار زیر بحث موصول ہونے پر برائے ضروری کارروائی اور رپورٹ ایس پی راول ڈویژن کو بھجوائی گئی تھی۔ بمطابق رپورٹ مورخہ 13۔اگست 2013 کو بارش کی وجہ سے نالہ لئی میں طغیانی آ گئی اور ایک لڑکا جس کا بعد میں نام یوسف خان لاہوری معلوم ہوا پانی میں ڈوب گیا جس کو بچانے کے لئے روح اللہ ولد خضر خان قوم کوہستانی سکنہ کچی آبادی سیکٹر B-4 خیابان سر سید راولپنڈی نے پانی میں چھلانگ لگا دی، پانی زیادہ تیز ہونے کی وجہ سے دونوں لڑکے پانی میں بہہ گئے۔ یوسف خان کی نعش علاقہ تھانہ گنج منڈی سے جبکہ روح اللہ کی نعش اڈیالہ گاؤں کے قریب نالہ لئی سے مل گئی ہے۔ دونوں نعشیں ورثاء کے حوالے کر دی گئی ہیں۔
جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 465/13 جناب رمیش سنگھ اروڑا کی طرف سے ہے۔

چیئرمین ہندو وقف املاک اور اس کے ممبران کا ننکانہ صاحب میں گردوارہ کی کئی ایکڑز مین وکلاء ہاؤسنگ کالونی کے نام سے ہڑپ کرنا

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ اٹھارہویں ترمیم مجریہ 2010 کے بعد محکمہ متروکہ وقف املاک بورڈ کے اختیارات مرکز سے صوبوں کو تفویض ہو چکے ہیں لیکن سابقہ حکومت نے ترمیم کے برعکس محکمہ ہذا کے اختیارات وزارت انسانی حقوق، بعدازاں وزارت قومی ہم آہنگی تفویض کر دیئے۔ حکومت پنجاب اس ضمن میں سینیٹر میاں رضا ربانی چیئرمین عملدرآمد کمیشن حکومت پاکستان کو اٹھارہویں ترمیم پر عملدرآمد کی درخواست گزاری اور

سابق وزیر اعظم پاکستان کو بھی اس سلسلے میں تحریر کیا جس پر تا حال عملدر آمد نہ ہوا ہے۔مزید برآں حکومت پنجاب نے صوبہ کے تمام ڈسٹرکٹ کلکٹرز کو ہدایات جاری کی ہیں کہ متروکہ وقف املاک بورڈ کی زمین کا اندراج محکمہ مال کے ریکارڈ میں سرخ سیاہی سے کیا جائے اور تا حکم ثانی محکمہ ہذا کی زمین کو ٹرانسفر اور نہ ہی ریکارڈ میں کسی قسم کی تبدیلی لائی جائے جو کہ عدالت عظمیٰ نے معطل کر دی ہے۔ حکومت پنجاب نے اس ضمن میں ایک آئینی درخواست بھی معزز عدالت سپریم کورٹ میں دائر کر رکھی ہے جو ابھی تک شنوائی کے لئے پیش نہ ہوئی ہے۔بمطابق درآمدہ رپوٹ ریونیو فیلڈ سٹاف از دفتر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر ننکانہ صاحب متذکرہ رقبہ 50 ایکڑ متروکہ وقف املاک بورڈ کے زیر انتظام و انصرام ہے جو کہ دربار مالجیو صاحب کی ملکیت ہے۔متذکرہ رقبہ پر کل 21 اشخاص بطور پٹہ دار قابض و کاشتکار ہیں۔رقبہ متذکرہ بالا ڈسٹرکٹ آفس متروکہ وقف املاک کے زیر کنٹرول ہے جس کے بارے میں متعلقہ دفتر سے معلومات حاصل کی گئی ہیں۔رقبہ مذکورہ ڈسٹرکٹ بار ننکانہ صاحب کی طرف سے وکلاء کالونی بنانے کے لئے صدر دفتر متروکہ وقف املاک بورڈ 9۔کورٹ سٹریٹ لاہور میں درخواست گزاری گئی ہے۔اس پر بعد از کارروائی متروکہ وقف املاک بورڈ پر زیر سرپرستی چیئرمین، متذکرہ رقبہ عرصہ تیس سال long lease کی منظوری کرتے ہوئے حتمی منظوری کے لئے Ministry of National Harmony Islamabad کے پاس بھیجا گیا ہے۔

جناب سپیکر! بروئے آمدہ رپورٹ و فیلڈ سٹاف، ڈسٹرکٹ کلکٹر سیالکوٹ کو گردوارہ دربار صاحب پیر بابا نانک واقع موضع حمزہ غوث تحصیل و ضلع سیالکوٹ کا کل رقبہ تعدادی بمطابق رجسٹرڈ حقداران زمین 11-66/2010 تین سو مرلہ ہے اور خانہ ملکیت میں دربار صاحب پیر بابا نانک کا اندراج ہے۔اس موقع پر سات کنال رقبہ کی جگہ محفوظ اور زیر قبضہ دربار ہے اور بقیہ رقبہ 59 کنال 3 مرلہ پر مختلف لوگوں کے مکانات ہیں جو کہ تعمیر شدہ ہیں۔اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ جب تک مرکزی حکومت از خود یا عدالت عظمیٰ پاکستان زیر سماعت آئینی درخواست کا فیصلہ فرماتے ہوئے صوبائی حکومت کو اختیارات تفویض نہ کر دے صوبائی حکومت معاملات میں کوئی کارروائی کرنے کی مجاز نہ ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اس کے بعد شیخ علاؤالدین صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 466/13 ہے۔

فاطمہ جناح میڈیکل کالج برائے خواتین لاہور میں خاتون کی بجائے مرد پرنسپل کی تعیناتی

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب والا!معزز ممبر شیخ علاؤالدین صاحب نے جو تحریک التوائے کار نمبر466/13 پیش کی ہے وہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج کی خواتین کے بارے میں ہے۔اس میں فاطمہ جناح میڈیکل کالج/گنگارام ہسپتال کو بذریعہ MLR No 18 کے تحت پنجاب گورنمنٹ میں1-7-80 کو مدغم کر دیا گیا۔اس وقت ڈاکٹر نذیفہ احمد بطور میڈیکل آفیسر کام کر رہی تھیں۔اس دوران محکمہ صحت نے پنجاب کے میڈیکل کالجوں کے لئے اسسٹنٹ پروفیسر کی اسامیاں بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن مشتہر کی تھیں۔ڈاکٹر نذیفہ احمد بھی اس process کے تحت بطور اسسٹنٹ پروفیسر تعینات ہوئی تھیں اور ان کے آرڈر مورخہ 16-02-1987 کو جاری ہوئے۔اس طرح16-02-1987 سے ہی ڈاکٹر نذیفہ احمد کا فاطمہ جناح کیڈر ختم ہو گیا اور وہ حکومت پنجاب کے جنرل کیڈر میں شامل ہو گئیں۔بعد ازاں اسی بناء پر پی پی ایس سی کے تحت ان کی بھرتی بطور ایسوسی ایٹ پروفیسر جنرل ٹیچنگ کیڈر میں ہوئی اور اس کے بعد اسی کیڈر کے تحت کام کرتے ہوئے ان کی ترقی بطور پروفیسر ہوئی۔ہاں!یہ حقیقت ہے کہ ان تمام مراحل میں پوسٹ کی دستیابی فاطمہ جناح میڈیکل کالج میں پوسٹ ہوتی رہیں۔ڈاکٹر نذیفہ احمد نے فاطمہ جناح میڈیکل کالج کیڈر میں جانے کے لئے عدالت سے رجوع بھی کیا مگر عدالت نے1988 میں ان کو کوئی ریلیف نہ دیا اور ڈاکٹر صاحبہ کو جنرل ٹیچنگ کیڈر میں ہی شمار کرنے کا حکم برقرار رکھا لہذا مذکورہ ڈاکٹر کا یہ دعویٰ کہ وہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج کیڈر کی ہیں،یہ غلط ہے۔جہاں تک مذکورہ ڈاکٹر کی بطور پرنسپل تعیناتی کا تعلق ہے اس ضمن میں عرض ہے کہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج میں بھی دیگر میڈیکل کالجوں کی طرح پرنسپل لگنے کے لئے سنیارٹی اور قابلیت کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور notified seniority مورخہ 09-04-2012 کے مطابق ڈاکٹر نذیفہ کا سنیارٹی نمبر 90 ہے جبکہ لاہور میں تعینات پرنسپل صاحبان کی تعداد اور نام درج ذیل ہے:

1۔	پروفیسر فیصل مسعود، کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور	10
2۔	پروفیسر سردار فخر امام، فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور	36
3۔	پروفیسر انجم حبیب بھورا، پی ایم جی، لاہور جنرل ہسپتال	63

مندرجہ بالا حقائق اس حقیقت کا بیّن ثبوت ہیں کہ ڈاکٹر نذیفہ احمد جن کا سنیارٹی نمبر 90 ہے ان سے کسی قسم کا کوئی امتیازی سلوک نہ کیا گیا ہے اور دیگر لگائے گئے پرنسپل بھی ان سے سینئر ہیں۔
شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری بات سُنیں۔

جناب سپیکر: یہ Rules میرے اور آپ سب کے لئے برابر ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ خواتین کا کالج ہے۔اس میں request یہ تھی کہ کسی بھی خاتون کو وہاں پرنسپل لگایا جائے۔ایک تو ان کی سروس کو توڑا گیا،ان کو 1980 میں لیا گیا اور 1987 میں consider کیا گیا۔خود وزیر صاحب اس بات کو مانتے ہیں تو آپ اس معاملہ پر کمیٹی بنائیں۔آپ یہ کام خواتین کو دے دیں،یہاں جو اتنی خواتین بیٹھی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں،انہوں نے سن لیا ہے۔یہ بات ان کے نوٹس میں آ گئی ہے اب وہ خود اس معاملہ کو دیکھیں گے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اس پر کمیٹی بنائی جائے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ ہائی کورٹ۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! وہاں پر کسی بھی خاتون کو پرنسپل لگایا جائے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! آپ اس معاملہ پر کمیٹی بنائیں تا کہ صحیح فیصلہ ہو۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں نے بالکل بات نہیں کرنی تھی کیونکہ Rules سب کے لئے ایک ہیں لیکن جب وزیر صاحب statement دیں گے اور اس ایوان کی proceedings میں وہ statement record ہو گی تو یہ بات on three grounds بڑی مضحکہ خیز لگے گی۔پہلی بات یہ ہے کہ Eighteenth amendment of the Constitution empowers the Provincial Government اور یہ اس Chairman Implementation Committee سے اختیارات مانگنے جاتے ہیں۔کیا سپریم کورٹ اس اپیل جس میں گورنمنٹ آف پنجاب گئی ہے جو متروکہ وقف املاک والی بات ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترم! یہ اور بات ہو رہی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! مہربانی کر کے آپ میری بات سُن لیں۔ میں relate کر رہا ہوں، میں آپ کی proceedings کو interrupt نہیں کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: جی، کورٹ میں فیصلہ ہو گیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری ایک گزارش سُن لیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔ .Thank you very much

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ان کی بات تو سُن لیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اٹھارہویں ترمیم کے بعد معاملہ سپریم کورٹ میں گیا۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ اس پر بحث نہیں کر سکتے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ شکریہ

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اس پر کمیٹی بنائی جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کس بات کی کمیٹی چاہتی ہیں؟ تشریف رکھیں۔

(اذان عشاء)

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری ایک submission ہے۔ میرا اس میں کوئی ذاتی interest نہیں ہے لیکن اس اسمبلی کے floor پر وزیر صاحب جو جواب دیں گے وہ ریکارڈ کا حصہ بن جائے گا اور آپ اس ریکارڈ کے Custodian ہیں اور ہم پاس بیٹھے ہیں۔ میں point of clarification پر بات کر رہا ہوں۔ شیخ صاحب اور رمیش سنگھ اروڑا کو خود چاہئے تھا کہ یہ آپ سے کہتے کہ اسے floor پر put کر دیں چونکہ یہ اس بات کے mover تھے۔ میری submission کیا ہے؟ whether an Article of Constitution which has not been suspended by the Supreme Court کیا اس کے تحت ان کو اختیار مانگنے کی ضرورت ہے؟ محکمہ جو جواب لکھ کر بھیجے گا کیا ہم سارے اسے من و عن yes sir کر کے، تسلیم کر کے اٹھ جائیں گے؟ یہ تینوں باتیں ہی غلط ہیں۔ Neither رمیش سنگھ اروڑا کے سوال کا جواب درست دیا گیا لیکن شیخ صاحب فاطمہ جناح میڈیکل کالج کے متعلق جو کہہ رہے ہیں وہ بات پہلے محترمہ فائزہ نے بھی اٹھائی۔ تین

proceedings interrupt نہیں کرنا چاہتا different proceedings ہیں میں آپ کی smoothly چل رہی ہے۔ اگر تو ایسی situation ہے نمبر 1 کہ جو اختیارات صوبائی حکومت کو اٹھارہویں ترمیم نے تفویض کر دیئے اس کے لئے انہیں چیئرمین Implementation Commission سے اختیار مانگنے کی ضرورت ہے؟ نمبر 2 یہ سپریم کورٹ کی جس آئینی پٹیشن کا حوالہ دے رہے ہیں کیا اس کے اندر آئین کے اس آرٹیکل کو معطل کیا گیا ہے؟ جب یہ نہیں کیا گیا تو کیا صوبائی حکومت کو عملدرآمد کرنے کے لئے ایسی ایسی تاویلیں ڈھونڈنے کی ضرورت ہے؟ متروکہ وقف املاک کی پراپرٹی کے ساتھ جو کھلواڑ پیپلز پارٹی کے دور میں کیا گیا ہے۔ اگر یہ ایسے ہی unnoticed جاتا رہا اور doldrums میں رہا، سارا ڈیفنس لوٹ کر لے گئے، ننکانہ صاحب پر ان کی نظر، قصور میں متروکہ وقف کی جتنی پراپرٹیز ہیں وہ سب کو کسی نہ کسی کھاتے میں ڈال چکے ہیں تو پنجاب گورنمنٹ کے پاس ریونیو ریکارڈ میں ڈالنے کے لئے کوئی چیز نہیں ہوگی اور وہ سب جا چکی ہوگی۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ unnoticed نہیں ہے۔ معزز ممبر ہمارے سینئر ایڈووکیٹ ہیں شاید ان کے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ ایف آئی اے already اس بارے میں investigation کر رہی ہے۔ تین ملزمان گرفتار کئے گئے ہیں۔ آصف ہاشمی جسے پیپلز پارٹی نے متروکہ وقف املاک کا چیئرمین لگایا تھا اور جس نے یہ ساری لوٹ مچائی تھی وہ انگلینڈ بھاگا ہوا ہے۔ اس کی گرفتاری کے لئے انٹرپول سے رابطہ کیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ نے حکم دیا ہے کہ اسے گرفتار کر کے واپس لایا جائے۔ اس نے بہت زیادہ embezzlement کی ہے۔ میرے بھائی سینئر ایڈووکیٹ ہیں ان کو بھی پتا ہے کہ آصف ہاشمی کیا سے کیا بن گیا ہے۔ ایک وقت تھا کہ وہ پانچ ہزار کی نوکری کرتا تھا اس کے بعد وہ پانچ پانچ کروڑ روپے کی گاڑی رکھتا ہے۔ اب اس نے جو انگلینڈ میں تین گھر لئے ہیں وہ کہاں سے لئے ہیں؟ ہم اسے واپس لا رہے ہیں اور ایف آئی اے already اس میں کارروائی کر رہی ہے۔ تین بندے جو گرفتار ہوئے ہیں مجھے ان کے نام بھی یاد ہیں۔ تینوں بندے چودہ دن کے جسمانی ریمانڈ پر ہیں Now they are in judicial lock up ان کا کیس سنٹرل جج کے پاس ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے بات مکمل کر لی ہے اور انہوں نے سن لیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ایوان کے floor پر جو سوال کا جواب دیا گیا ہے وہ درست نہ ہے وزیر صاحب اس کا notice لیں۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!وہ درست ہے۔

There are two kinds of Evacuee Property Board

جناب سپیکر:وہ تحریک التوائے کارdispose ofہوچکی ہے۔آپ اسے چھوڑیں،آپ کی مہربانی۔

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:شیخ صاحب! تحریک التوائے کار نمبر466آپ کی تھی اب میں اسے dispose of کرنے لگا ہوں۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!میری عرض سن لیں۔

جناب سپیکر:جی،شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!یہ ایک ڈاکٹر نذیفہ کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ اس ملک کی پوری خواتین کا مسئلہ ہے۔وزیر صاحب نے جو جواب دیا ہے اس کے اندر بہت lacunas ہیں۔میری استدعا ہے کہ آپ اسے کل تک کے لئےpendingکردیں میں اس کا جواب دے دوں گا اور میں ثابت کروں گا کہ انہوں نے غلط جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!شیخ صاحب نے کل کے لئےrequestکی ہے آپ بھی ذرا دیکھ لیں۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):ٹھیک ہے آپ اسے کل کے لئے رکھ لیں۔ میں بھی اس کا جواب لے آتا ہوں۔کہیں کسی جگہ بھیhard and fast rulesنہیں ہیں کہ اگر خواتین کا کالج ہے تو وہاں خاتون کو ہی پرنسپل لگایا جائے۔

جناب سپیکر:یہ کوئی قانون لے کر آئیں گے ناں۔

شیخ علاؤالدین:پھر خواتین کوempowerکرنے کا ڈھکوسلا بند کریں۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):شیخ صاحب!آپ اکیلے خواتین کے محافظ نہیں ہیں۔ساری ہماری بھی بہنیں ہیں۔

جناب سپیکر:آپ ایسے نہ کریں۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):شیخ صاحب!lawکے مطابق بات کرنی چاہیئے۔

جناب سپیکر:اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کرتے ہیں۔آپ دونوں صاحبان کل میرے پاس آ جائیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر:جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ !آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا۔آپ تشریف رکھیں۔ آپ ایسے نہ کیا کریں۔ شیخ صاحب! تحریک التوائے کار نمبر470 بھی آپ کی ہے۔ منسٹر صاحب! تحریک التوائے کار نمبر470 کا جواب آیا ہے؟

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!یہ تحریک التوائے کار ابھی پڑھی بھی نہیں گئی۔

جناب سپیکر:یہ 22۔اگست کو move ہو چکی ہے۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!یہ پڑھی نہیں گئی۔

جناب سپیکر: بھائی! پڑھی گئی ہے۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی لاہور کے بارہ شعبہ جات کی اسامیاں خالی ہونے کی وجہ سے عوام کو پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!محترم شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے جو یہ تحریک التوائے کار ہے اس ضمن میں عرض ہے کہ حکومت پنجاب تمام میڈیکل کالجوں میں ہر سطح کے تدریسی عملہ کی دستیابی کو ہر ممکن طریقے سے پورا کرنے کی سنجیدہ کوششیں کرتی ہے۔حال ہی میں تمام خالی پوسٹوں کو ایڈہاک تعیناتی کے ذریعے پُر کرنے کی عمومی اجازت دی گئی اور مزید یہ کہ پروموشن کے ذریعے تمام اہل ڈاکٹروں کے پروموشنز کیسز متعلقہ پروموشن بورڈ کو نہ صرف بھیجے جا رہے ہیں بلکہ کافی زیادہ پروموشنز ہو چکی ہیں تاہم جو پوسٹیں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ابھی تک پر نہیں کی جا سکیں ان کو بھی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے مشتہر کیا جا رہا ہے۔ جہاں تک کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی میں خالی بارہ پروفیسروں کی پوسٹوں کا تعلق ہے اس ضمن میں

عرض ہے کہ مجموعی طور پر ایسی سینئر پوسٹوں کو خالی نہیں رکھا جاتا تاہم اس وقت کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی میں خالی پوسٹوں کی تفصیل اور وجوہات درج ذیل ہیں:

1۔ ڈاکٹر ریاض احمد وڑائچ Professor of Oral and Maxillofacial نے بطور ڈائریکٹر PIMS اسلام آباد join کر لیا ہے جس کی بناء پر پوسٹ خالی ہے۔ متعلقہ شعبے میں اہل ڈاکٹر کی پروموشن کے بعد پوسٹ پر تعیناتی کر دی جائے گی۔

2۔ Professor of Ophthalmology کی تین اسامیاں ہیں جن میں سے دو اسامیوں پر پروفیسر کام کر رہے ہیں جبکہ ایک پوسٹ پروفیسر تحسین نبی ساہی کی ریٹائرمنٹ کی وجہ سے خالی ہے۔

3۔ پروفیسر آف کارڈیک سرجری کی ایک پوسٹ ہے جس پر پہلے ڈاکٹر سید مسعود حسین کو بطور پروفیسر کنٹریکٹ پر لگایا گیا تھا مگر بعد ازاں انتظامی بناء پر ان کو اس عہدہ سے ہٹا دیا گیا۔

4۔ پروفیسر آف انستھیزیا کی تین پوسٹیں ہیں جن میں سے ایک پروفیسر خاور علی کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں جبکہ دو پوسٹیں خالی ہیں جن میں ایک پروفیسر اصغر علی رندھاوا کی ٹرانسفر کی وجہ سے خالی ہوئی ہے جو ان کی اپنی درخواست پر PMC میں کی گئی ہے۔

5۔ پروفیسر آف پیڈ سرجری کی صرف ایک پوسٹ ہے جو کہ پروفیسر ڈاکٹر محمود شوکت کو بطور پرنسپل علامہ اقبال میڈیکل کالج تعیناتی کی وجہ سے خالی ہوئی ہے۔

6۔ پروفیسر آف نیورالوجی کی ایک پوسٹ ہے بار بار کوشش کے باوجود مناسب امیدوار دستیاب نہ ہونے کی بناء پر خالی پڑی ہے۔

7۔ پروفیسر آف پیتھالوجی کی تین پوسٹیں ہیں جن میں سے دو پر ہیں جبکہ ایک پوسٹ پروفیسر ڈاکٹر منیر احمد کی ریٹائرمنٹ کی وجہ سے خالی ہوئی ہے۔

8۔ پروفیسر آف فارماکالوجی کی صرف ایک ہی پوسٹ ہے جو کہ مناسب مطلوبہ امیدوار کی عدم دستیابی کی بنیاد پر خالی ہے۔

9۔ پروفیسر کیمونٹی میڈیسن کی ایک پوسٹ ہے جو کہ پروفیسر معاذ احمد کی بطور IPH لاہور ڈین تعیناتی کی وجہ سے خالی ہوئی ہے۔

10۔ پروفیسر آف بائیوکیمسٹری کی بھی ایک پوسٹ ہے جو کہ مناسب اہلیت کے امیدوار دستیاب نہ ہونے کی بناء پر خالی پڑی ہے۔

11۔ پروفیسر آف میڈیسن کی چار پوسٹیں ہیں جن میں سے دو خالی ہیں جن میں، میں ایک ڈاکٹر فاطمہ محبوب کی ٹرانسفر کی وجہ سے خالی ہے۔

اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ خالی ہونے والی پوسٹوں پر تعیناتی نہ ہونے کی وجہ یہ بھی ہے کہ موجودہ پالیسی کے مطابق پروفیسر کی پروموشن پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سلیکشن ہونے پر ان کی تعیناتی عرصہ دو سال کے لئے ساؤتھ پنجاب میں کی جاتی ہے۔ مزید یہ کہ صوبہ پنجاب میں قائم ہونے والے چار نئے میڈیکل کالجوں میں ٹیچنگ سٹاف ترجیحی بنیاد پر لگایا جاتا ہے تاہم جونہی مناسب اہلیت کے امیدوار دستیاب ہوئے تو ان کی کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی میں بطور ایڈہاک تعیناتی کر دی جائے گی۔ شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ تو واضح ہو گیا کہ سیٹیں خالی ہیں۔ آپ خود اندازہ لگالیں کہ اگر ایک پروفیسر نہیں ہوگا تو اس کا حال کیا ہوگا اور کہیں نہیں بتایا گیا کہ طاہرہ مرتضیٰ کتنی چھٹی پر ہیں اور بھی بہت سے لوگ چھٹیوں پر ہیں۔ آپ یہ خود اندازہ لگالیں کہ اتنے اہم ہسپتال میں یہ حال ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ شیخ صاحب! اگلی تحریک التوائے کار نمبر 471 بھی آپ کی ہے۔

لاہور بورڈ اور دیگر بورڈوں کے طلباء کی بہت بڑی تعداد کا لاہور کے کالجوں میں داخلہ سے محروم رہنے کا خدشہ

(---جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ تحریک بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ کالجوں میں سال اول کا داخلہ واقعی بڑی اہمیت کا حامل ہے اور دن بدن طلباء کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ حکومتِ پنجاب ہر سال نئے کالج کھولتی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ طلباء کو داخلہ دیا جا سکے۔ حکومتِ پنجاب نے 2011 سے online admission system متعارف کروایا ہے جس کے تحت اب تک 230 کالجوں کو online کیا جا چکا ہے۔ ان کالجوں

کی تفصیل ہمارے پاس ہے جو کہ مختصر عرصہ تک پورے پنجاب میں متعارف کروا دیا جائے گا جس سے داخلہ میں سہولت اور آسانی پیدا کی جائے گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ بھی زیادتی ہے کہ بچوں کو داخلے نہیں مل رہے اور وزیرِ موصوف نے یہ کہہ دیا کہ ہم نے تو کالج پورے کر دیئے۔ آپ کے پاس بھی بے شمار اور ہر معزز ممبر کے پاس سارا دن یہی کام ہے کہ بچوں کے داخلے کرائے جائیں۔ بچوں کو داخلے نہیں مل رہے نتیجتاً پرائیویٹ کالج سٹوڈنٹس کے ساتھ جو کر رہے اور اصل میں اُن کے parents کے ساتھ جو کر رہے ہیں اُس کے اوپر آپ خود غور کر لیں کہ اتنی تعداد میں بچے ورکشاپوں میں جائیں گے اور مزدور بنیں گے۔ تعلیم کا کیا فائدہ کہ اگر کالج اُنہیں accommodate نہیں کر رہے؟

جناب سپیکر: شیخ صاحب! یہ معاملہ گورنمنٹ کے نوٹس میں آ چکا ہے اب گورنمنٹ اپنی کارروائی کرے گی۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ہم نے contract پر 2400 ڈاکٹر بھرتی کر کے اُن کو مختلف جگہوں پر لگایا ہے۔ اس کے علاوہ شیخ علاؤالدین صاحب جو فرما رہے ہیں جب admission ہوتا ہے اُس وقت aggregate بنتا ہے تو جس طالب علم نے aggregate کے مطابق آنا ہے اُس کو داخلہ ملنا ہے۔ اگر 80% aggregate ہے اور کسی کے 50 فیصد نمبر ہیں تو اُس کو تو داخلہ نہیں ملے گا۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ محترمہ کنول نعمان!

سرکاری گوداموں سے گندم کے اجراء کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! محترمہ کنول نعمان صاحبہ کی تحریک التوائے کار نمبر 473 ہے۔ اس سلسلہ میں عرض ہے کہ محکمہ خوراک پنجاب کا کام صرف food security کے تحت گندم کی خرید اور مارکیٹ میں آٹے کی مقررہ نرخوں پر فروخت کو یقینی بنانا ہے۔ آٹے کی قیمت میں اضافہ اور گندم جاری کرنے کے سلسلہ میں وضاحت ہے کہ محکمہ خوراک پنجاب نے مورخہ 4۔ستمبر 2013 سے پنجاب کی فلور ملز کو گندم کا اجراء شروع کر دیا ہے اور 20 کلو آٹے کے تھیلے کی قیمت کم از کم 763 روپے سے 785 روپے تک رکھنے کی ہدایات جاری کی ہیں۔ اس کے برعکس پاکستان

کے دوسرے صوبوں میں20 کلو آٹے کا تھیلا820روپے سے لے کر880/860روپے میں فروخت ہو رہا ہے اگرچہ پنجاب میں آٹے کے نرخ دوسرے صوبوں کی نسبت انتہائی کم سطح پر ہیں پھر بھی حکومتِ پنجاب نے آٹا صارفین کو ریلیف فراہم کرنے اور آٹے کی قیمتوں میں اضافہ کرکے اس رجحان کو ختم کرنے کے لئے اپنے ذخائر سے گندم فلور ملز کو جاری کرنی شروع کر دی ہے۔مزید برآں فلور ملز کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ حکومت کے ذخائر سے اجراء کردہ گندم کے مطابق supply کریں گے اور لوکل مارکیٹ میں حکومتِ پنجاب کے مقررہ نرخوں پر آٹا فروخت کریں گے۔شکریہ

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار نمبر473 بھی dispose of کی جاتی ہے۔اب تحاریک التوائے کار کا ٹائم بھی ختم ہو رہا ہے اس سے پہلے کہ ان کا ٹائم ختم ہو، میں معزز ممبران کی توجہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 83(E) کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں جس میں تحریر ہے کہ ایسی تحاریک التوائے کار جن میں اُٹھائے گئے معاملے پر بحث کے لئے پہلے سے تاریخ مقرر کی جاچکی ہو وہ اسمبلی میں پیش نہ کی جا سکتی ہیں۔چونکہ مہنگائی کے حوالے سے بحث کے لئے آج کی تاریخ مقرر ہو چکی ہے لہذا مندرجہ ذیل تحاریک التوائے کار ایوان میں پیش نہیں ہوں گی۔ تحریک التوائے کار نمبر 655/13۔ محترمہ شُنیلا رُوت، ڈاکٹر نوشین حامد اور محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ایک تحریک التوائے کار نمبر 679/13۔ شیخ علاؤالدین اور دوسری تحریک التوائے کار نمبر852۔ میاں محمود الرشید صاحب کی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب! اللہ خیر۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہے کہ آپ مجھے موقع دے رہے ہیں کہ میں آپ کی خدمت میں کچھ عرض کر سکوں۔ مورخہ 29۔نومبر بروز جمعہ کے اجلاس کے دورانیہ میں جناب چیف منسٹر کے ساتھ میری scheduled meeting تھی اور یہ بات ریکارڈ پر ہے۔میری عدم حاضری میں میری ایک نہایت ہی اہمیت کی حامل تحریک التوائے کار کو جناب نے مجھے موجود نہ پا کر dispose of کر دیا۔

جناب سپیکر: جناب نے اس بارے میں مجھے کوئی ارشاد فرمایا تھا؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!ٹوبہ ٹیک سنگھ کے حوالے سے جناب امجد علی جاوید اور میاں محمد رفیق صاحب کی تحریک identical تھی۔

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!میری تحریک identical نہیں تھی۔

جناب سپیکر:تو پھر آپ کو چاہئے تھا کہ آپ مجھے کہتے۔میرا ٹیلی فون نمبر آپ کے پاس نہیں ہے؟

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!میں آپ کو کیسے کہتا کیونکہ وہاں پر 5:30 بجے میٹنگ تھی۔آپ مہربانی کر کے میری تحریک کو بحال کر دیں۔

سرکاری کارروائی

رپورٹیں

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)

جناب سپیکر: I am sorry. Thank you very much. اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔ Laying of Audit Reports. Laying of other Reports. اور اُس کے بعد پرائس کنٹرول پر عام بحث ہو گی۔

حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر مد بندی حسابات محکمہ جنگلات برائے سال 09-2008 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Now, Appropriation Accounts, Forest Department on the Accounts of the Government of Punjab for the year 2008-09. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Appropriation Accounts, Forest Department on the Accounts of the Government of Punjab for the year 2008-09.

MR SPEAKER: The Appropriation Accounts, Forest Department on the Accounts of the Government of Punjab for the year 2008-09 has been

laid and referred to the Special Committee No.1 for report within one year.

حکومت پنجاب کی مالیاتی سٹیٹمنٹس برائے سال 10-2009
کاایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Now, Financial Statements of the Government of the Punjab for the year 2009-10. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Financial Statements of the Government of the Punjab for the year 2009-10.

MR SPEAKER: The Financial Statements of the Government of the Punjab for the year 2009-10 has been laid and referred to the Special Committee No.1 for report within one year.

حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر مدبندی حسابات برائے سال 11-2010
کاایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Now, Appropriation Accounts on the Accounts of Government of the Punjab for the year 2010-11. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Appropriation Accounts on the accounts of Government of the Punjab for the year 2010-11.

MR SPEAKER: The Appropriation Accounts on the Accounts of Government of the Punjab for the year 2010-11 has been laid and referred to the Special Committee No.1 for report within one year.

تونسہ بیراج ایمرجنسی بحالی وجدت پراجیکٹ، آئی اینڈ پی ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے سال 11-2010 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Now, Project Audit Report on the Accounts of Taunsa Barrage Emergency Rehabilitation and Modernization Project, I & P Department Government of the Punjab for the year 2010-11. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Project Audit Report on the Accounts of Taunsa Barrage Emergency Rehabilitation and Modernization Project, I & P Department Government of the Punjab for the year 2010-11.

MR SPEAKER: The Project Audit Report on the Accounts of Taunsa Barrage Emergency Rehabilitation and Modernization Project, I & P Department Government of the Punjab for the year 2010-11 has been laid and referred to the Special Committee No.1 for report within one year.

محکمہ (ورکس) سی اینڈ ڈبلیو، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، آئی اینڈ پی اور پی اینڈ ڈی حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹس برائے سال 12-2011 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Now, Audit Reports on the Accounts of Government of the Punjab (Works) C & W, HUD & PHE, I & P and P & D Department for the Audit year 2011-12. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Audit Reports on the Accounts of Government of the Punjab(Works) C & W, HUD & PHE, I & P and P & D Department for the Audit year 2011-12.

MR SPEAKER: The Audit Reports on the Accounts of Government of the Punjab(Works) C & W, HUD & PHE, I & P and P & D Department for the Audit year 2011-12 has been laid and referred to the Special Committee No.1 for report within one year.

کمرشل آڈٹ اینڈ ایویلیوایشن (پبلک سیکٹر انٹر پرائزز) حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے سال 12-2011 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Now, Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab Commercial Audit and Evaluation (Public Sector Enterprises) for the Audit year 2011-12. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Audit Reports on the Accounts of Government of the Punjab Commercial Audit and Evaluation (Public Sector Enterprises) for the Audit year 2011-12.

MR SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab Commercial Audit and Evaluation (Public Sector Enterprises) for the Audit year 2011-12 has been laid and referred to the Special Committee No.1 for report within one year.

خشک سالی بحالی معاونتی پروگرام پراجیکٹ(DRAPP)پنجاب، حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے سال 11-2010کاایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Now, Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab, Drought Recovery Assistance Programme Project (DRAPP) Punjab for the Audit year 2010-11. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab, Drought Recovery Assistance Programme Project (DRAPP) Punjab for the Audit year 2010-11.

MR SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab, Drought Recovery Assistance Programme Project (DRAPP) Punjab for the Audit year 2010-11 has been laid and referred to the Special Committee No.1 for report within one year.

حکومت پنجاب کے مالیاتی گوشوارے برائے سال 11-2010 کاایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Now, Financial Statements of the Government of the Punjab for the year 2010-11. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Financial Statements of the Government of the Punjab for the year 2010-11.

MR SPEAKER: The Financial Statements of the Government of the Punjab for the year 2010-11 has been laid and referred to the Special Committee No. 1 for report within one year.

حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر مدبندی حسابات برائے سال 12-2011 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Now, Appropriation Accounts on the Accounts of Government of the Punjab for the year 2011-12. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Appropriation Accounts on the Accounts of Government of the Punjab for the year 2011-12.

MR SPEAKER: The Appropriation Accounts on the Accounts of Government of the Punjab for the year 2011-12 has been laid and referred to the Special Committee No.1 for report within one year.

حکومت پنجاب کی مالیاتی سٹیٹمنٹس رپورٹ برائے سال 12-2011 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Now, Financial Statements of the Government of the Punjab for the year 2011-12. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Financial Statements of the Government of the Punjab for the year 2011-12.

MR SPEAKER: The Financial Statements of the Government of the Punjab for the year 2011-12 has been laid and referred to the Special Committee No. 1 for report within one year.

حکومت پنجاب (ورکس ڈیپارٹمنٹ) کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے سال 13-2012 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Now, the Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab (Works Department) for Audit year 2012-13. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab (Works Department) for Audit year 2012-13.

MR SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of Government of the Punjab (Works Department) for Audit year 2012-13 has been laid and referred to the Special Committee No.1 for report within year.

انصاف تک رسائی پروگرام (سول ورکس اینڈ سافٹ ریفارمز کمپوننٹس) محکمہ جات سی اینڈ ڈبلیو، داخلہ، قانون و پارلیمانی امور اینڈ پبلک پراسیکیوشن کی سپیشل آڈٹ رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Now, the Special Audit Report, Access to Justice Programme (Civil Works and Soft Reforms Components), C&W, Home, Law & PA and Public Prosecution Departments. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Special Audit Report, Access to Justice Programme (Civil Works and Soft Reforms Components), C & W, Home, Law & PA and Public Prosecution Departments.

MR SPEAKER: The Special Audit Report, Access to Justice Programme (Civil Works and Soft Reforms Components), C & W,

Home, Law & PA and Public Prosecution Departments has been laid and referred to the Special Committee No. 1 for report within one year.

ڈومیلی ڈیم ضلع جہلم کی تعمیر پر آئی اینڈ پی ڈیپارٹمنٹ کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Now, Project Audit Report, Construction of Domeli Dam, District Jhelum, I & P Department.

جناب حماد نواز خان ٹیپو: جناب سپیکر! کورم نہیں ہے۔ گنتی کرائی جائے۔

MR SPEAKER: Listen my dear! While Speaker is speaking, you can't speak, you can't object; you can't interrupt. Sorry, have your seat.

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آج پرائس کنٹرول پر بحث ہے اگر اپوزیشن کورم کی نشاندہی کر کے بحث سے جان چھڑانا چاہتی ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن جب question put ہو رہا ہو تو کورم point out نہیں ہو سکتا۔

Mr Speaker! I lay the Project Audit Report, Construction of Domeli Dam, District Jhelum, I&P Department.

MR SPEAKER: Project Audit Report, Construction of Domeli Dam, District Jhelum, I & P Department has been laid and referred to the Special Committee No. 1 for report within one year.

جی، اب کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جس وقت ایک معزز ممبر نے اُٹھ کر بات کرنے کی کوشش کی اُس وقت چونکہ question put ہو رہا تھا تو کورم point out نہیں ہو سکتا تھا۔ آپ نے اُس معزز ممبر سے کہا تو وہ بیٹھ گئے۔ اب انہوں نے دوبارہ اُٹھ کر کورم point out نہیں کیا۔ اگر وہ اب کورم point out کرنا چاہیں تو ٹھیک ہے آپ اُس کو take up کر لیں۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہاں پر آج اتنے اہم issue پر بحث ہونی ہے اور آپ معزز ممبران حزب اقتدار کی دلچسپی کا حال دیکھ لیں، ہم نے اس لئے کورم کی نشاندہی کی ہے۔

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہیں ہے اس لئے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جی، گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے اس لئے 15 منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی جاتی ہے۔

(15 منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 6 بج کر 25 منٹ
پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے اور کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس کل مورخہ 3۔دسمبر 2013 صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔